

## صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 29 مارچ 2004 بمطابق 7 صفر 1425

ہجری صبح دس بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا  
تُكذَّبَانِ ۝ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا  
تُكذَّبَانِ ۝ سَنَفِغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكذَّبَانِ ۝

(ترجمہ): جو مخلوق زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے۔ اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات بابرکت جو صاحب

جلال و عظمت ہے باقی رہے گی۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ آسمان اور زمین میں جتنے

لوگ ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی

نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اے دونوں جماعتو! (انس و جن) ہم غنقریب تمہاری طرف متوجہ ہونے والے ہیں تو

تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: معزز اراکین صوبائی اسمبلی! جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، بغرض منظوری میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اسمائے گرامی ہیں: جناب امیر زادہ خان، ایم پی اے، آج اور کل کیلئے، جناب انور کمال خان، ایم پی اے، آج سے 31 تاریخ تک کے لئے، جناب ارشد خان، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب افتخار احمد خان جھگڑا، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب حسین احمد کانبجو صاحب، (وزیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی) آج کے لئے، جناب میاں نثار گل، ایم پی اے، آج سے تا اختتام اجلاس، جناب آصف اقبال صاحب (وزیر اطلاعات) آج کے لئے، جناب سراج الحق صاحب (سینئر وزیر) آج سے تیس تاریخ تک کے لئے، محترمہ نسرین خٹک، ایم پی اے، آج کے لئے اور جناب عنایت اللہ صاحب (وزیر صحت) آج کے لئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?  
(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر صاحب! کہ یو منٹ مو مالہ راکرو جی۔

مولانا مان اللہ حقانی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کوم یو مخکنس پاخیدلے دے؟

جناب کاشف اعظم: ہغہ خوشہ خبرہ نہ دہ جی، مسئلہ زمونبرہ د دوارو یوہ دہ جی۔

جناب سپیکر: خہ پہ خپلو کبنس تاسو فیصلہ او کړئ۔

جناب کاشف اعظم: مسئلہ زمونبرہ د دوارو یوہ دہ جی، اجازت دے جی؟

شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جناب والا!

جناب سپیکر: یہ تو تین ہیں، مطلب یہ ہے کہ ادھر سے آنریبل ایم پی اے صاحبہ بھی کھڑی ہو گئی ہیں تو مجھے تو پتہ نہیں چلا کیونکہ میں تو فائل کی طرف دیکھ رہا تھا۔ تو آپ تینوں فیصلہ کر لیں کہ کون پہلے کھڑا ہوا تھا۔

جناب کاشف اعظم: میرا خیال ہے، میں جو مسئلہ بیان کرنے والا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کاشف اعظم صاحب!

### فیسوں میں اضافہ

جناب کاشف اعظم: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یو ڈیرہ غتبہ مسئلہ زمونر پہ علاقہ کبن راو چتہ شوے دہ، ہغہ دا دہ چہ یونیورسٹی انتظامیے چہ ہغے سرہ گبر چاپیر بنہ بنہ سکولونہ، یعنی پہ دے صوبہ کبن زمونرہ تعلیمی ادارے الحمد للہ بنہ دی خوا سلامیہ کالج غوندے یوہ مشہورہ ادارہ چہ پہ توله دنیا کبن مشہورہ دہ او ہغے سرہ د ہغے یو برانچ بہ ورتہ او وایو، اسلامیہ کالجیت سکول، زما خیال دے ناستو خلقو چانہ چا خو بہ پکبن سبق وئیلے وی، یو مشہورہ ادارہ دہ۔ دغسے UPS یو سکول دے چہ ہغہ ہم د دے صوبے یو ڈیر مشہور تعلیمی سکول دے او یونیورسٹی ماڈل سکول زمونر د بچیانو د پارہ دے۔ یونیورسٹی یوہ ظالمانہ فیصلہ دوہ ورخے مخکبن او کرہ چہ د ہغے فیس ئے ماہانہ یونیم زر روپی مقرر کرو یعنی چہ کوم فیس سالانہ درے نیم زرہ روپی وو، ہغہ ہغوی زیات کرو او اتلس زرہ روپی کال ئے کرو۔ اوس خو وزیر تعلیم صاحب شتہ ہم نہ، خو زہ ستاسو دا توجہ دے اړخ تہ راگرخوم چہ ہغے کبن زمونرہ د علاقے غریب ترین خلق سبق وائی چہ کوم شے بہ ہغوی تہ پہ سل دوہ سوہ روپی تقریباً میاشت ملاویدو، ہغہ بہ اوس، زما خیال دے یونیم زر، ماتہ پتہ نشتہ خو د بیکن ہاؤس فیس بہ ہم یا دغسے چہ کوم لوئے لوئے مشہور پرائیویٹ سکولونہ دی، ہغوی ہم یونیم زر، اتلس سوہ روپی اخلی نو دغہ ماشومان بہ چرتہ خئی او د ہغوی بہ خہ حال کیری؟ لہذا ستاسو پہ وساطت سرہ حکومت تہ دا گزارش کوم چہ دے کبن ہغوی دلچسپی واخلی او اوس د داخلو ورخے دی،

هغه بله ورځ د پنځم او د ټولو امتحانات شومې دي، نن سبا کښن رزلټ ووتو والا دے او د يو ايمرجنسي نوعيت مسئله ده، انشاء الله دا ټول ملگري به زما حمايت کوي چه دا فيسونه د Revise کړے شي او هم هغه زور دغه ته د راوستے شي۔  
ډيره مهرباني۔

مولانا امام الله حقاني: جناب سپيکر صاحب!

جناب سپيکر: جی۔

مولانا امام الله حقاني: څنگه چه زمونږه ورور کاشف خبره اوکړه، يقيناً داخلے شروع دي او که دے کښن خبره د تاخير شکار شي نو بيا ماشومانو ته به د داخلو ډيره غټه مسئله وي، پرابلم به وي او يقيناً اسلاميه کالجيت چه زمونږ په يونيورسټي کښن دے، دے نه اکثر بيا زمونږ د علاقے ماشومان به محروم شي، خصوصاً زما او د کاشف اعظم چه کوم د حلقے کسان وي نو دا ډيره قابل غور مسئله ده۔ اتلس سوه روپي، يونيم زر روپي چه د مياشتے ماشومانو نه اخلي نو تاسو پخپله سوچ او کړي چه غريب خلق به دا څنگه برداشت کوي؟ دا يونيورسټي انتظاميے والا خپله من ماني کوي، فيصلے ئے شروع کړي دي نو زه سپيکر صاحب، تاسو ته درخواست کوم چه په دغه مسئله باندے پوره سخت ايکشن واغستلے شي او دا فيسونه راکم کړے شي۔

جناب سپيکر: جاويد خان مومند صاحب!

جناب جاويد خان مومند: جناب سپيکر صاحب! زه د کاشف اعظم د خبرے تائيد ځکه کوم چه دا د پيښور ضلعے مسئله ده، بلکه دے کښن د پيښور ضلعے هغه ماشومان سبق وائي چه د کومو د والدينو بے شکه چه درے زره روپي تنخواه ده، هغه هم دے کښن سبق وئيلے شي۔ اوس دا چونکه يونيم زر روپي فيس ورکول د غريب سړي د بس نه وتے ده نو لهذا دا په غريب سړي باندے د تعليم دروازے بندولو يوه لار ده۔ لهذا تاسو مهرباني او کړي په دے باندے فوري څه ايکشن واخلي چه دا بند کړے شي۔

جناب سپيکر: جی۔ رفعت اکبر سواتي صاحب!

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Thank you Honorable Speaker Sir۔ میں آپ کی تھوڑی سی توجہ اس طرف دلوانا چاہتی ہوں کہ 18/12/2003 کو میں ایک Adjournment motion لیکر آئی تھی، جس میں میں نے لاء منسٹر کی طرف ایک کیس ریفر کیا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب!

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی، اور ان سے میں نے یہ درخواست کی تھی کہ جس خاتون کے بارے میں میں نے درخواست کی تھی، وہ متھرا پولیس سٹیشن والا کیس ہے تو آپ کے اس August House میں لاء منسٹر صاحب نے یہ کہا تھا کہ میں اس پر کمیٹی Constitute کروں گا جو اس کو Probe کریگی اور دیکھے گی کہ یہ مسئلہ کیا ہے اور کیسے ہے؟ سر، افسوس کی بات یہ ہے کہ ابھی تک یہ جو سپیشل کمیٹی ہے جس کا انہوں نے ذکر کیا تھا، وہ نہیں بنی ہے۔ تو میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ جس طرح سے اس فیملی پر اور اس خاتون پر ظلم ہو رہا ہے، برائے مہربانی پھر ایم پی ایز کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس کو Probe کرے اور دیکھے کیونکہ اس طرح سے اگر خواتین پر ظلم ہوتے رہے اور ہاؤس میں یہ کہا جائے کہ ہم کمیٹی Constitute کریں گے اور چھ، چھ مہینے آٹھ، آٹھ مہینے کمیٹی ہی Constitute نہیں ہوتی تو پھر جناب والا، ہم کس طرف رخ کریں؟ آپ ہمیں بتا دیجیئے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! یہ دو ایٹوز اس معزز ایوان میں اٹھائے گئے ہیں۔ ایک یونورسٹی سے ملحقہ جو سکولز ہیں، ان کی فیسوں میں بے تحاشہ اضافہ اور دوسرا جو محترمہ رفعت اکبر سواتی صاحبہ نے متھرا پولیس سٹیشن سے متعلق کسی کے بارے میں، ایک خاتون کے ساتھ زیادتی کے بارے میں جو نکتہ اٹھایا ہے تو منسٹر فار لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئرز، جناب ملک ظفر اعظم صاحب۔۔۔۔۔ (تالیاں)

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): مہربانی، سپیکر صاحب۔ ہمارے کاشف اعظم صاحب اور حقانی صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا ہے، یقیناً یہ سکولز ایسے ہی تھے جن جن میں متوسط اور غریب طبقے کے لوگوں کے بیٹے سبق پڑھتے تھے اور ان کی فیسیں بھی مناسب تھیں اور تعلیمی ماحول بھی اچھا تھا لیکن یہ جو فیسیں زیادہ ہو چکی ہیں، Concerned منسٹر صاحب تو یہاں پر آج موجود نہیں ہیں کہ ان کا فیصلہ وہ باقاعدگی سے دے سکیں لیکن ہم ان کی حمایت کریں گے۔ انشاء اللہ جب منسٹر صاحب آئیں گے تو اس پر ہم ملکر ان کے

ساتھ بات کریں گے کیونکہ حقانی صاحب تو اپنے حلقے کے متعلق کہہ رہے ہیں لیکن صوبے بھر کے لڑکوں کے لیے یہ تکلیف دہ ہوگی۔

مولانا امان اللہ حقانی: سپیکر صاحب! دے کبن د منسٹر صاحب د راتلوخہ ضرورت دے؟ دا خو جی دے پخپلہ دا خبرہ Deal کولے شی۔

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر! یونیورسٹی چہ دہ ہغہ زمونر۔ پہ علاقہ کبن ہم دہ، زمونرہ پیبنور یونیورسٹی دہ۔ زمونرہ مشرانو ورتہ زمکے ورکریے دی او مونر۔ دے د پارہ ورتہ نہ دی ورکریے او زہ پہ دے فلور باندے دا وئیلے شم چہ مونر۔ دومرہ اختیار او قوت لرو کہ منسٹر صاحب کمزوریے وی خوا الحمد للہ نہ زہ کمزوریے یمہ او نہ حقانی صاحب کمزوریے دے۔ یوازے As a MPA ہم او د خپلے علاقے او د خلیل قوم د یو باشندہ پہ حیثیت زما دومرہ وس شتہ چہ قسم پہ خدائے زہ یونیورسٹی گیت تہ تالے واچوم۔ (تالیاں) دومرہ اختیار او وس زہ لرم، بیا زہ گورم چہ مانہ د دے تپوس خوک کوی؟ بیا بہ زہ گورم چہ ظفر اعظم صاحب ما پسے پولیس راستوی او کہ نہ؟ بیا بہ زہ گورم کنہ دا خو خبرہ نہ دہ کنہ چہ د خپل اختیار نہ دا خلق نہ دی خبر۔۔۔۔۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر!

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: امان اللہ حقانی صاحب!

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: زہ یوہ خبرہ کوم، دے سرہ یوبل شے وړاندے کړئ چہ دا طبقاتی تفاوت پیدا کوئ او دا د پاکستان دشمنان دی دوئ عام دغہ پہ خائے طبقاتی دغہ شروع کوی۔

جناب سپیکر: جی، مولانا حقانی صاحب!

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر، یقیناً دا ایشو چہ کوم دہ، دا ډیر اہمہ دہ۔ دے نہ بیا مونرہ تہ فضاء خرابیری او مونرہ لہ بار بار خلق راخی او دا فضاء خرابول نہ دی پکار۔ پکار دہ چہ دا ډیر سنجیدہ انداز کبن واغستلے شی او دا مسئلہ فوری طور حل کړے شی۔

جناب سپیکر: جی، ملک ظفر اعظم صاحب!

وزیر قانون: جناب والا! ضوابط اور قواعد بھی یہی کہہ رہے ہیں، جو کال اٹینشن ہو اس پر کم سے کم کچھ

جناب سپیکر: بالکل، جب کل منسٹر صاحب۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

وزیر قانون: ابھی انہوں نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے اور اس مسئلے کا ابھی مجھ سے حل چاہتے ہیں۔ یہ تو میرے خیال میں، باقی رہی کاشف اعظم صاحب کی بات تو کاشف اعظم صاحب! یہ سارے مسئلے افہام و تفہیم سے حل ہوتے ہیں۔ ادھر آپ ایک مسئلہ بنائیں گے تو یہ ہمارے لئے نہیں، آپ کے لئے نہیں، یہ ہمارے ہاؤس کے لئے مسئلہ ہو گا اور میرے خیال میں آپ کی کامیابی اور آپ کے آنے میں اور آپ کو یہاں نمائندگی دینے میں۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب تو کہہ رہے ہیں، یہ حکومت کے لئے مسئلہ ہو گا ہمارے لئے نہیں۔

(تہتہ)

وزیر قانون: ایم ایم اے کیلئے، آپ نے سوچا ہو گا کہ خلیل قوم، خلیل تو ہماری اپنی فیملی ہے، وہ بھی ہمارے دوست ہیں۔۔۔۔۔ (مداخلت)

جناب بشیر احمد بلور: انہوں نے کہا ہے کہ ہاؤس کے لئے مسئلہ ہو گا تو ہاؤس کے لئے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مسئلہ ہو گا تو غریب آدمی کے لئے، ہم غریب آدمی کی بات کرتے ہیں اور منسٹر صاحب، یہ تو Collective responsibility ہے۔ کیبنٹ تہ پکار دی چہ، او متعلقہ منسٹر ہم راغلو، امید دے چہ ہغہ بہ۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب کاشف اعظم: سپیکر صاحب! مونر وایو چہ منسٹر صاحب د صرف مضبوطہ خبرہ کوی، مونر سرہ یو مضبوطہ خبرہ پکار دہ، کمزوری نہ دہ پکار۔

جناب سپیکر: یو کس، منسٹر صاحب تشریف را ورو۔

وزیر قانون: بشیر بلور صاحب کے ساتھ میں اتفاق نہیں کرتا کیونکہ ہماری Collective ذمہ داری اس وقت ہے جب ہمیں نوٹس مل جائے، ہم اس کے لئے تیاری کر کے آجائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔

وزیر قانون: اگر رولز میں یہ بات کوئی Quote کر کے بتائے کہ کال ٹینشن کا اسی وقت فیصلہ ہونا چاہیے تو پھر میں ---- (قطع کلامی)

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! میں عرض کروں کہ بات یہ ہے کہ بعض مسئلے بڑے اہم ہوتے ہیں، جن کے لئے نوٹس دیتے دیتے، وہ جو کہتے ہیں ناکہ لوگ تالے لگانے کے لئے تیار ہیں، قتل عام ہونے والا ہے تو اس کے لئے آپ ٹھہریں گے کہ نوٹس آئے اور اس کے بعد تو دو مہینے لگیں گے۔ یہ تو Immediate مسئلے ہوتے ہیں اور Immediate فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: I am so sorry, میں چیز سے درخواست کرتا ہوں، ابھی اس نام پر وہ کونسی دوکان بند ہے؟ بتادیں جی، قصہ خوانی میں کونسی دوکان بند ہے؟  
جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: نہیں، وہی کہہ رہے ہیں، ان کے ایم ایم اے کے لوگ ہی کہہ رہے ہیں کہ فساد ہو جائے گا، تالے لگ جائیں گے تو ہم ان کی حمایت کر رہے ہیں کہ ان کے لئے مسئلہ بن جائے گا۔ ----  
(قطع کلامی)

وزیر قانون: نہیں، ایم ایم اے کے لئے نہیں، ایم ایم اے کے خلاف اگر آپ بات بڑھانا چاہتے ہیں تو وہ علیحدہ بات ہے۔ ---- (قطع کلامی)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! آپ دونوں بیٹھ جائیں۔ آپ دونوں بیٹھ جائیں، پلیز۔

وزیر قانون: آپ سینئر ممبر ہیں اور آپ کو یہ معلوم نہیں کہ ---- (شور/قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ منسٹر صاحب، بیٹھ جائیں پلیز، منسٹر فار ایجوکیشن ---- (شور)

جناب بشیر احمد بلور: یہ مزے کی بات میں نے نہیں کی، پتہ نہیں منسٹر صاحب نے کہاں سے سنی۔ میں نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ حالات خراب ہو رہے ہیں تو جب حالات خراب ہونگے تو ان کے لئے Problem بنے گا۔ میرے کہنے کا مقصد تو یہ نہیں ہے کہ دوکان کو تالے لگے ہوئے ہیں۔ منسٹر صاحب پتہ نہیں کونسی بات کرتے ہیں؟



وزیر قانون: جناب سپیکر! یہ تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ مناسب طریقہ نہیں ہے، آپ بیٹھ جائیں۔ بشیر بلور صاحب، بیٹھ جائیں آپ۔ مختیار علی خان، بیٹھ جائیں۔ پلیز، پلیز۔۔۔۔ (شور/قطع کلامی)

مولانا امام اللہ حقانی: دا خنکہ خبرے دی؟

وزیر قانون: انہوں نے کہا ہے اور۔۔۔۔ (شور)

جناب مختیار علی: زہ دا وایم جناب، چہ زمونہ۔۔۔۔ (شور/قطع کلامی)

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔

جناب مختیار علی: جناب سپیکر، منسٹر صاحب د اصل مسئلے نہ توجہ بل طرف تہ

واپروی نو۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: پلیز آپ بیٹھ جائیں۔ مولانا حقانی صاحب، آپ بیٹھ جائیں۔ ایجوکیشن منسٹر صاحب! آپ کے آنے سے قبل انتہائی اہم مسئلہ دو معزز اراکین اسمبلی نے اٹھایا ہے کہ یونیورسٹی سے ملحقہ جتنے بھی سکولز ہیں، انہوں نے یکدم فیس ڈیڑھ ہزار روپے کر دی ہے یعنی فیس بڑھادی ہے۔ تو اس سلسلے میں آپ کو فوری طور پر نوٹس لینا چاہیے اور اس سلسلے میں آپ کیا وضاحت کریں گے؟

مولانا امام اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب! دے کبہن زہ یوہ وپرہ خبرہ اوکر مہ؟

جناب سپیکر: جی۔

مولانا امام اللہ حقانی: زمونہ منسٹر صاحب خو جی، وائس چانسلر ہم وی د

یونیورسٹی نو دے د پارہ دوئی لہ بنہ مضبوط ایکشن اغستل پکار دی چہ دا بار

باراضافہ کیبری نو دا ولے؟

جناب سپیکر: جی۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔

زہ د یتیمانانو ماشومانویو پروگرام وو، ہغے تہ تلے ووم جی، د تاخیر معذرت

کومہ۔ کومہ خبرہ چہ زمونہ معزز اراکینو راوچتہ کرے دہ، دے باندے بہ زہ

انشاء اللہ نن باقاعدہ نوٹس واخلم۔ چونکہ یونیورسٹی خو Autonomous

body وی او بیا د گورنر د لاندے وی نو چہ د ہغہ خہ طریقہ کار وی، مونہ بہ  
ہغوی سرہ باقاعدہ پہ دے باندے خبرہ او کړو او د دے بہ نوٹس واخلو۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: صحیح دہ جی۔

ڈاکٹر امتیاز سلطان بخاری: جناب سپیکر صاحب! ۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: رفعت اکبر سواتی صاحبہ، ملک ظفر اعظم صاحب! رفعت اکبر سواتی صاحبہ نے جو نکتہ اٹھایا  
ہے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر امتیاز سلطان بخاری: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: پلیز، آپ بعد میں۔

وزیر قانون: سر! اکبر سواتی صاحبہ کا میں مشکور ہوں کہ انہوں نے پہلے بھی یہی بات فلور آف دی ہاؤس پر  
کی تھی جس کے متعلق ہم نے آئی جی پی صاحب کو لکھا کہ اس میں جو زیادتی ہوئی ہے آپ لوگوں کی طرف  
سے، تو آیا آپ اس کی غیر جانبدار تحقیقات کر رہے ہیں یا نہیں؟ نمبر ایک اور نمبر دو بات میرے خیال میں  
یہی ہے کہ عدالت میں بھی یہ کیس زیر سماعت ہے۔

جناب سپیکر: پھر تو The matter is sub-judice نا، جب کیس عدالت میں چل رہا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی، جی سر، بالکل وہ مجھے پتہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: توجہ آپ کو پتہ ہے۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں سر، میں کچھ اور بات اس کے ساتھ Relate کر رہی تھی۔ اگر آپ میری

تھوڑی سی گزارش سن لیں۔ اگر ایسی Situation تھی تو اس August House میں Honourable

Law Minister نے، جبکہ ان کو پتہ تھا کہ یہ کیس عدالت میں چل رہا ہے، میری اس سفارش پر انہوں

نے کہا تھا کہ ایک Committee Constitute ہوگی یا تو اس وقت لاء منسٹر کہہ دیتے کہ یہ نہیں ہو سکتی

اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب یہ کیس عدالت میں ہے تو پھر۔۔۔۔۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر، وہ کیس تو ان پر بنا ہوا ہے، عدالت میں ضرور کیس ہے لیکن وہ اتنے غریب لوگ ہیں، اتنے عاجز اور اتنے مجبور لوگ ہیں کہ اگر اس August House میں ہم یہ بات نہ اٹھائیں تو ہم پولیس کو کیسے باور کرائیں گے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس August House کے بھی کچھ قواعد و ضوابط ہیں، جن کو۔۔۔۔۔  
محترمہ رفعت اکبر سواتی: تو سر، پولیس کے لوگ ہی پولیس کی انکوٹری کر رہے ہیں، اس کارزلٹ کیا نکلے گا؟  
Already Law کی اتنی High handedness اس صوبے میں ہو رہی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ٹھیک ہے اس کو فروغ ملے اور ظلم ہوتا رہے تو پھر میں۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: نہیں، جو مسئلہ عدالت میں زیر التوا ہو تو۔۔۔۔۔

Mrs. Rifat Akbar Swati: It is sub judice but.....

جناب سپیکر: بس جب آپ مانتی ہیں کہ یہ Sub Judice ہے تو پھر میرے خیال میں اس پر Discussion کی ضرورت ہی اس ایوان میں مناسب نہیں ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! ان پر پولیس کا ظلم تو ختم کروائیں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ پولیس کی زیادتی۔۔۔۔۔ (مداخلت)

محترمہ رفعت اکبر سواتی: پولیس کا ظلم تو ان پر ختم کروائیں نا، خدا کے واسطے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایجنڈے پر بہت اہم انٹیم پولیس آڈر کے بارے میں ہے، تو اس پر آپ کو پورا موقع دیا جائے گا۔

جناب خلیل عباس خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، خلیل عباس خان۔

جناب خلیل عباس خان: شکریہ جی۔ سپیکر صاحب! زما یو کال اٹینشن نوٹس وو جی، ہفتہ نن د پارہ ایڈمٹ شوے دے۔

جناب سپیکر: نن د پارہ خوسرہ نہ ایڈجرنمنٹ موشن شتہ، نہ راسرہ کال اٹینشن نوٹس شتہ۔

جناب خلیل عباس خان: زه عرض کومه جی، د 29 د پارہ ایڈمٹ شوے دے، ستاسو د سیکرٹریٹ دا دے ڈائری نمبر ہم پرے شتہ دے۔ Date ہم پرے شتہ، ڈیپارٹمنٹ ہم پرے شتہ۔ سیشن ہم پرے شتہ، دا مکمل طور باندے جی ایڈمٹ شوے دے، Admitted for 29/03/2004 دا دے دستخط ہم شتہ۔

جناب سپیکر: جی جی، ماسرہ پہ ایجنڈا باندے صرف دوہ آئٹمز دی، Provincial Finance Commission او Police Order۔ اوس۔۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: بیا خو دے نہ جی Deny کول پکار دی، دا ستاسو د سیکرٹریٹ مہر پرے نہ دے جی؟

جناب سپیکر: خلیل عباس خان، پہ دے بہ خبرہ او کړو۔ پہ دے بہ خبرہ او کړو جی۔

جناب خلیل عباس خان: زه عرض کومه جی چه دا نن د پارہ ایڈمٹ شوے دے نو چه دا نہ پیش کیری نو آخر مونږ به چرته خو؟ دا خو باقاعدہ ستاسو د سیکرٹریٹ دا دے مہر پرے لگیدلے دے۔

جناب سپیکر: گوره خلیل عباس خان، ډیر داسے نو تیسے، مطلب دا دے چه پاتے دی، تاسو ایجنڈا ورکړے ده که په هغه کبن مونږ دغه شو، دا نن خویمه ورغ ده د دے اجلاس۔۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: د ضابطے مطابق کال اٹینشن نو تیس پیش شوے دے، د نن د پارہ ایڈمٹ شوے دے او مونږه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو بیا که ته د ضابطے خبرے کومے نو بیا به زه هم د ضابطے خبرے کومه۔

جناب خلیل عباس خان: تههیک شوه جی، دا خو جی د ضابطے مطابق ایڈمٹ شوے دے، د ضابطے مطابق ایڈمٹ شوے دے۔ زما دغه نه راخی، زما دا کال اٹینشن ولے نه راخی؟

جناب حشید خان: سپیکر صاحب! په دے باندے دوہ منته لگی، پربرده دوی چه دا پیش کړی۔

جناب سپیکر: گورہ یوہ خبرہ درتہ کومہ چہ دلته کین وانہ گستلے شی او ایڈمٹ شوے دے خو مطلب دا دے چہ دلته رانہ شی پہ ایجنڈا باندے نو ہغہ مطلب دا چہ ہغہ ایڈمٹ نہ وی۔ دا تھیک دہ ایڈمٹ وی خو۔۔۔۔۔

جناب خلیل عباس خان: نو دا بہ جی کلہ ایڈمٹ کیبری؟

جناب سپیکر: دا بہ واخلو، زہ او تاسو بہ خبرہ او کرو کنہ۔ وا بہ ئے اخلو، پہ مناسب وخت بہ ئے واخلو۔

جناب خلیل عباس خان: گورئی جی، چہ وخت پرے تیر شی نو بیا کال اپینشن نو تیس، دا خو فوری نوعیت یو مسئلہ وی جی، چہ وخت پرے تیر شی نو بیا ئے خہ فائدہ؟ دا خو سبب بہ ئے واخلی جی؟

جناب سپیکر: خبرہ بہ او کرو۔ گورہ داسے چل دے چہ خبرہ بہ او کرو کنہ، خبرہ بہ او کرو۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب، دا خو زمونر نو بنار تہ راپینشن یو ڈیرہ، سپیکر صاحب، سبب مہربانی او کړئی زما دا کال اپینشن نو تیس دے چہ دا پہ دے ایجنڈا باندے، زہ ریکویسٹ کومہ جی چہ مہربانی بہ او کړئی دا بہ سبب واخلی چہ مونرہ تہ موقع ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: زہ درتہ دا وایمہ چہ بہ کینو پہ چیمبر کین، فیصلہ بہ او کرو کنہ۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر، دا ایجنڈا مونرہ تہ ہغہ بلہ ورخ تقسیم شوے وہ د 29 تاریخ د پارہ، 29 تاریخ د پارہ ئے راکرے دہ نو دے کین تحاریک استحقاق، التواء، توجہ دلاؤ دا ٹول پکین شتہ۔

جناب سپیکر: او شتہ پکین۔

جناب پیر محمد خان: نو مونرہ تہ خو دلته کین دا نہ دی راغلی پہ دغہ باندے۔ Questions Hour خو خیر ہغہ تاسو مخکین نہ Suspend کرے دے۔ دا خو پکار دادہ، حکہ چہ مونرہ تحاریک استحقاق ورکری دی او د خلیل خان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: گورہ کہ پہ دے Technicalities کین او پہ دے رولز ریگولیشن کین  
 خئی نوریکوزیشن اجلاس دے، بیا پکین ڊیر خہ وئیلے کیری خو چونکہ د افہام و  
 تفہیم یو فضا دہ، کوم ائیمز چہ تاسو پہ ایجنڈا باندے ایبنودی دی، توجہ دلاؤ  
 نوٹس یا تحاریک التواء، ہغہ ہر وخت مونرہ اخلو او مطلب دا دے چہ کلہ موقع  
 وی نو اخلو بہ خو لہر دے ایجنڈے طرف تہ راشی۔ پہ پراونشل فنانس کمیشن  
 باندے Discussion شروع شوے دے، چہ ہغہ ایجنڈے تہ راشو پیر محمد خان  
 صاحب۔

جناب پیر محمد خان: تحاریک استحقاق و التواء، دا خیزونہ پکین نشتہ دا خود خلیل  
 عباس خان خیرہ، دا خو۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: جناب بشیر احمد بلور، Provincial Finance Commission۔۔۔۔  
 جناب پیر محمد خان: نہ ایجنڈا بیا تقسیموی خنگہ چہ تاسو پہ ہغے باندے، پخپلہ  
 سیکرٹیریت پرے عمل نہ کوی۔

### صوبائی مالیاتی کمیشن پر بحث

جناب سپیکر: مسٹر بشیر احمد بلور صاحب! پراونشل فنانس کمیشن۔

Mr. Pir Muhammad Khan: I am very sorry.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زہ ڊیر زیات مشکور یمہ چہ پہ دے اہم مسئلہ  
 باندے تاسو حکم او کرو ماتہ۔ سپیکر صاحب! دا Provincial Finance  
 Commission، ستاسو علم کین دی چہ د National Finance  
 Commission بارہ کین نن پہ کوئتہ کین اجلاس دے او دا August House د  
 دے گواہی بہ ور کوئی، تاسو تہ چہ کلہ د نیشنل فنانس کمیشن خبرہ شوے دہ نو  
 مونرہ Collectively حکومت سرہ مرستہ کرے دہ او کوشش مو دا کرے دے چہ  
 مرکز نہ زیات نہ زیات پیسے واخلو چہ زمونرہ دا صوبہ، خیرات نہ غوارو خو خپل  
 حق غوارو، دغہ شانته دا پراونشل فنانس کمیشن زمونرہ بدقسمتی دا دہ چہ  
 کلہ نہ پاکستان جوہر دے نو پنخہ کالہ، دوہ کالہ، جمہوریت وی او بیا یولس  
 کالہ، دولس کالہ، مارشل لاء وی، او ہغہ مارشل لاء بیا داسے لگی چہ کلہ ہغہ

د بلدياتى جمهوريتونو اليكشن راخى، كله بيا پكبن پى سى او راشى، Provincial Constitutional Order لاندے آئين كبن Amendments، كله ايل ايف او پكبن راشى او داسے Amendments اوشى چه هغه زمونږ صوبائى حقوق بالكل، هغه چه څه لږ ډير صوبائى حقوق دى چه آئين راكړى دى، هغه هم رانه واخلى۔ څنگه چه تاسو اوليدل د ايل ايف او لاندے د بلدياتو اليكشن چه دے، هغوى هم مركز سره ډاټريكت دى۔ صوبه پكبن هيڅ هم نه ده، صرف د يو ډاڪخانه غونډے كار كوى او دا چه كوم بلدياتو والا ناست دى دا ناظمان صاحبان، يولس محكمے چه دى د هغوى Under دى او صوبائى حكومت سره هيڅ هم نشته۔ دغه شانته صوبائى حكومت رالپړى، دا پراونشل فنانس كميشن چه دے، دا هم زمونږ گورنر صاحب، دا يو Include كړے دے او د دے صوبائى اسمبلئى هغه حقوق چه دى، هغه ئے اغسته دى۔ پكار دا ده چه دا صوبائى اسمبلئى يو بجهت پاس كړى نو په هغه بجهت باندے د عمل درآمد اوشى او په هغه سكمونو باندے د عمل درآمد اوشى۔ سپيكر صاحب! زمونږ بدقسمتى دا ده چه مونږ مركز نه خو ډير په شد و مد سره خپل حق غواړو خو د خپلے صوبے خبره چه راشى نو د خپلو ضلعو، خپل ډسټريكت هغه شانته خيال نه ساتو او بيا هغه Re-appropriation چه كېږى، هغه باندے هم مونږ څوك Confidence كبن نه اخلى۔ پكار دا ده سپيكر صاحب، تاسو هم پاتے شوى يئ په دے اسمبلئى كبن چه كله هم بجهت جوړېږى نو اپوزيشن ته هميشه مكمل بريښنگ وركړے كېږى۔ كله چه هم هغه Revise كېږى نو هغه باندے هم بريښنگ وركوى چه دا دا پرابلمز دى، دا دا شے مونږ كوؤ اوسو پورے چه اپوزيشن Confidence كبن نه دے اغسته دے صوبائى حكومت، سپيكر صاحب! ستاسو علم كبن ده چه هغه بله ورځ تاسو ته به ياد وى چه ما "نوائے وقت" اخبار نه تاسو ته يو خبر هم لوستے وو۔ هغه كبن دا وه چه يو وزير صاحب خپلے حلقے ته ځى او كروڙون روپے كى سكمونو كا اعلان كړ ديا په اور كروڙون روپے كى سكمونو پر عمل هو رها په اور هم عمل والے لوگ پيں او بيا چه سرے تپوس او كړى چه دا اسلام، بيا چه خبره كوؤ نو وائى چه اسلام، خو اسلام انصاف كوى او انصاف څه دے؟ چه د يو وزير حلقه كبن خو "كروڙون روپے كے كام

ہورہے ہیں" او بل ایم پی اے چہ دے، ہغہ دا ایم ایم اے، ایم پی اے چہ دے، د ہغہ حلقہ کبں ہیخ کار ہم نہ کیبری۔ سپیکر صاحب! او بیا Diversion کیبری، زما اے ڈی پی او چتوی بل خائے، او د بل اے ڈی پی او چتوی بل خائے، دا اخبار دے، "مشرق" اخبار دے۔ دے کبں د پنخہ کروڑہ روپو، زہ بہ ئے دا دے تاسو تہ او بنایم لیکلی دی اخبار کبں، "محکمہ صحت کی اے ڈی پی سے پانچ کروڑ کی کٹوتی، رقم ڈیرہ، بونیر، (بونیر پکبں شتہ) دیر لوڑ، دیر اپر، مانسہرہ، ہری پور اور لکی مروت کی سکیموں میں ایڈجسٹ کرنے کے احکامات" نو چرتہ نہ ئے راوری دی دا پیسے؟ "ان میں پشاور لکی مروت، کرک، کوہاٹ، ٹل، چارسدہ، نوشہرہ، تخت بھائی، شیر گڑھ، لونڈ خوڑ، طورو، گڑھی کپورہ، سوات کلام، مٹہ، الائٹی اور تنگی کے علاقوں سے مختص سکیمیں شامل ہیں۔ جن میں فلاں، فلاں" پنخوس، پنخوس لکھہ روپیئ دلتہ نہ اوڑلے شوی دی او بل دسترکت تہ ورکریے شوی دی۔ آخر دا کوم قانون دے؟ کوم انصاف دے؟ سپیکر صاحب! تاسو تہ پتہ دہ چہ د ظلم حکومت پاتے کیدے شی خونا انصافہ حکومت کلہ ہم نہ پاتے کیبری او دا زہ تاسو تہ حقیقت وایم چہ دا تاسو نن ہلتہ ناست یئ، دغلتنہ مخکبں ہم خلق ناست وو۔ دادلتہ حکومتی بینچونو باندے ڈیرہ دنیا راغلی دہ او ڈیرہ دنیا تیرہ شوہ خویو ریکارڈ پاتے شی چہ یرہ کوم خلق چا سرہ زیاتے کوی۔ سپیکر صاحب! ماسرہ دا بل یو Document دے چہ دیو وزیر صاحب حلقہ کبں صرف دیو وزیر صاحب حلقہ کبں، دا پہ یو اشتہار کبں دہ، خوارلس کروڑہ روپو ہغہ اشتہار دے د تھیکو چہ د خوارلس کروڑہ روپیئ، دا زہ تاسو تہ بنایم چہ خودی؟ دا تاسو تہ فوتو کاپی درکوم دا اخبار کبں راغلی دے جی، او اخبار کبں دا خالی یو اشتہار دے نو نہ پوہیرمہ چہ دے نہ مخکبں روستو خومرہ اشتہارات بہ وی؟ نو سپیکر صاحب! دا کوم انصاف دے؟ دا پراونشل فنانس کمیشن باندے چہ دا مونر ورکریے دے کنہ، دا صرف پہ دے وجہ چہ تاسو تہ مونر پروف سرہ وایو چہ دا اخبار ونہ دی، پنخہ کروڑہ روپیئ Divert کیبری دسترکتس نہ۔ دیو وزیر حلقہ کبں خوارلس، خوارلس کروڑہ روپو تیندرز کیبری او آخر مونر پول ایم پی



ایز دلته ناست یو، دا پیسنور ډسټرکټ چه دے، دا خو پیسنور، مردان، چارسده،  
صوابی۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! تاسو غالباً په هغه ورځ باندے نه وئ، سراج صاحب چه کله Winding up speech په اے ډی پی باندے کوؤ کنه، هغه ټول Facts and figures د 1985 نه راواخله تر Up to date پورے ټول ئے راوړے وو او زما په خپل خیال ډیر لوئے په تفصیل په باندے بحث شومے وو۔ ستاسو خبره صحیح ده، تاسو په هغه ورځ باندے وئ نه، تاسو نه وئ په هغه ورځ۔

جناب بشیر احمد بلور: زه دا وایم جی، چه دا چه دے کنه سراج صاحب خو به فگرز وئیلے وی، فگرز خو تاسو ته پته ده، دا خو بجهت کبن هم مونږ فگرز دغه شانتے جوړ کړو چه هغه بجهت داسے التیا سیدھا کیږی۔ فگرز خو زه هم تاسو ته وایم چه دا هم اخبار کبن راغلی دی او دا اخبار دے، پروف دے، دوئ د مونږ ته دغه او بنائی چه آیا دا اخبار غلط دے نو بیا Contempt پرے او کړئ۔ او ئے نیسئ، دعوی پرے او کړئ چه ته ولے دا خبره کوے؟ یا دا ټینډر غلط دے، دے باندے هم دعوی او کړئ چه دا ټینډر ولے غلط راغلی دے؟ سپیکر صاحب! دغه شانتے دا د لفظونو هیر پهیر خو پاکستان کبن ټول عمر لگیا دے هم دغه شانتے۔ دا خو زمونږ مرکزی حکومت وائی چه "بارہ بلین ڈالرز ہمارے Reserve ہو گئے ہیں" خالی بیان نه څه فائدہ شوه؟ چا لیدلی دی چه باره ارب ډالر پراته دی او که نه دی پراته؟ نو سپیکر صاحب! دا فگرز چه دی، د فگرز چکر کبن نه مونږ خو پریکټیکل خبره کوؤ۔ دا یو Constituency کبن د اربونو روپو کار کیږی او بل Constituency کبن هیڅ هم نه کیږی نو خلق دا بیا گوری چه دا ظلم ولے کیږی؟ او بیا ستاسو غوندے حکومت نه یا ستاسو د ایم ایم اے حکومت نه خلق دا نه Expect کوی، مونږ خو عام خلق یو، مونږ نه چه څوک تپوس کوی نو مونږ وایو چه بهئ مونږ خو عام خلق یو، مونږ خو داسے نه پوهیږو خو تاسو خو د خدائی او د رسول ﷺ په نوم راغلی یئ نو پکار دا ده چه ټولو سره انصاف اوشی او انصاف نه بغیر خدائی شاهد دے چه کوم حکومت انصاف نه کوی نو هغه بیا دومره زر څی چه بیا پته ورته هم نه لگی نو زما دا خواست دے۔۔۔۔ (شور)

جناب سپیکر: پلیز، پلیز ظفر اعظم صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: د حکومت نہ او د سرکاری بینچونو نہ او د وزیر صاحب نہ، دا ہے دی پی زمونر د فنانس منسٹر چہ دے ہغہ دی ایند پی وزیر ہم دے، ہغہ د فنانس منسٹر ہم دے او د خدائے فضل سرہ دریمہ توپی ئے ہم پہ سر دہ چہ ہغہ د جماعت اسلامی مشر امیر ہم دے۔ پکار دا دہ چہ انصاف اوشی او دا چہ کوم Re-appropriation کیبری ہغہ د ہم Confidence کبن واخلی دا ہاؤس، اپوزیشن د Confidence کبن واخلی چہ دا Re-appropriation مونر کوؤ، پہ دے وجوہاتو کوؤ اوخہ Reasons او بنائی چہ یرہ ہلتہ سکیم تیار دے، ہغے کبن لہرے پیسے پکار دی او دا او نہ کرو نو دا ضائع کیبری، نو مونر ہم داسے نہ یو چہ مونر غلط، خو داسے ناجائزہ طریقے سرہ چہ کرو نو روپی دوی خلور دسترکتس نہ اوچتے کرلے او بل دسترکت تہ ئے ورکرلے۔ دا د دویمے ورخے "مشرق" اخبار دے چہ کوم وخت ہغوی تقریر او کرو، د ہغے تقریر نہ پس دا اخبار راغلی دے۔

جناب سپیکر: صحیح دہ۔

جناب بشیر احمد بلور: نو پکار دہ چہ د دے خلاف د ایکشن واگستلے شی او انصاف د اوشی، تول ایم پی ایز تہ د حق ورکرے شی، د Provincial Finance Commission، خدائے د چرتہ وخت راولی، چرتہ داسے حالات پیدا شی۔ دا د صوبے پہ اسمبلی باندے یو داسے غیر جمہوری دغہ دے۔ دے کبن د اپوزیشن نہ یو ممبر ہم نشتہ۔ سپیکر صاحب! دومرہ زیاتے، ظلم او زما یقین نہ دے چہ پراونشل فنانس کمیشن کبن بہ دا فیصلے شوے وی، دا فیصلے پخپلہ منسٹران صاحبان کوی او د ہغہ منسٹر صاحب چہ ما عرض کرے وو بلہ ورخ "کروڑوں روپوں کے کام"، د ہغہ ہم خہ اخبار کبن تردید را نغلو، نو پہ دے وجہ دا خلق شک کوی چہ یرہ دا اخبار کبن خہ راخی، دا 100% تھیک دی۔ پہ دے وجہ مونر بار بار اسمبلو کبن وایو۔ زما بہ دا خواست وی چہ مہربانی او کرے شی، دا پراونشل فنانس کمیشن داسے طریقے سرہ د کار او کری چہ د ہر یو ممبر، چہ

ہغہ اپوزیشن کبں دے کہ ہغہ گورنمنٹ بنچونہ باندے دے ، دہغوی د حق تحفظ اوشی او ظلم او نہ شی۔

جناب سپیکر: مہربانی جی۔ امان اللہ حقانی صاحب!

مولانا امان اللہ حقانی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، چہ تا سو مالہ موقع را کرہ۔ جناب سپیکر صاحب! صوبائی فنانس کمیشن زما پہ خیال کبں خو د آئین 118 چہ کوم آرتیکل دے، دا دہغے خلاف دے او دا ہغہ دوران کبں د آرڈیننس پہ ذریعے سرہ عمل کبں راویستلے شوے وے کلہ چہ آئین معطل وو۔ دے سرہ زما پہ خیال کبں د آئین چہ کوم آرتیکل 118 دے، ہغے کبں صفا لیکلی دی چہ د صوبے چہ کوم Consolidated fund دے، دہغے Custodian د صوبائی اسمبلی ممبران دی او پہ دے صوبائی فنانس کمیشن کبں خو غیر منتخب افراد تہ ئے د پیسو یعنی د صوبے د فنڈ اختیار ورکھے وی۔ زما پہ خیال چہ پہ دے کبں خہ ترمیم اوشی او مونر صدر مملکت تہ یو سفارش او کړو نو دا بہ ډیرہ بنہ وی۔

جناب سپیکر: جی، نومونہ خوماتہ ډیر را کرے شوے دی۔ مرید کاظم صاحب، مرید کاظم صاحب!

سید مرید کاظم شاہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! مالیاتی کمیشن پر تو ہم بات کر رہے ہیں لیکن مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ ہم این۔ایف۔سی پر تو مرکزی حکومت کے ساتھ لڑتے ہیں لیکن اپنے پراونشل فنانس ایوارڈ پر خود عمل درآمد نہیں کرتے تو یہ بہت افسوس کی بات ہے کیونکہ ہم جب بھی کہتے ہیں کہ مرکزی نہیں دے رہا، مرکزی نہیں کر رہا، مرکز ہمارے ساتھ یہ نہیں کر رہا، مرکز صوبوں کے ساتھ زیادتی کر رہا ہے لیکن میں اپنے ارباب اقتدار سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اپنے ضلعوں کے ساتھ کیا کیا ہے؟ آپ ضلعوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ ہر ضلع کے ساتھ، ڈی۔آئی۔خان کا بھی نام آیا ہے لیکن میں ابھی بھی چیخ کر رہا ہوں کہ ڈی۔آئی۔خان میں کوئی ایسی سکیم نہیں بن رہی جو پبلک کے فائدے کے لئے ہو۔ ہاں کچھ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اگر کوئی سکیمیں بن رہی ہیں تو بن رہی ہیں۔ سر! بات یہ ہے کہ یہ پراونشل فنانس کمیشن اس لئے بنایا گیا تھا کہ مرکز رقم یہاں بھیج دے گا اور یہاں منصفانہ تقسیم ہوگی لیکن آج ہمارے صوبے میں Totally اس کے برعکس باتیں ہو رہی ہیں۔ ہر ضلع Ignored ہے، چند

ضلعوں کو دیا گیا ہے۔ میرے حلقے میں، میں سمجھتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسا کام نظر نہیں آ رہا، میرے ضلع کو بد نام بھی کیا جا رہا ہے کہ ڈی۔آئی۔خان کو اتنا دیا جائے، یہاں سے ہو جائے لیکن یقین کریں جی، ڈی۔آئی۔خان کو Totally ignore کیا گیا ہے۔ جناب والا! اس گورنمنٹ کو چاہئے تھا کہ ممبران کے ساتھ بیٹھ کر کم از کم اگر برابری پر ضلعوں کو نہیں دینا چاہتے تھے تو کچھ نہ کچھ یعنی 25% تو کسی ضلع کو آپ دیتے لیکن میرے خیال میں اس پر او نشل فنانس کمیشن میں تو ہر ایک کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور اس کا یہ اثر پڑ رہا ہے کہ جو رقم پھر ڈسٹرکٹس کو جا رہی ہے، ڈسٹرکٹس بھی انہی کی تقلید کر رہے ہیں۔ وہ تحصیلوں اور یونین کونسلوں کو اس لئے Ignore کر رہے ہیں کہ چونکہ بڑا جب نہیں کرتا تو چھوٹے پھر کیسے کریں گے؟ تو میری ایک تجویز ہے جی، اپنے ارباب اقتدار سے کہ مہربانی کریں اپنی انا کو چھوڑیں اور آپ صوبے کے لئے سوچیں، صرف پارٹی پر کام نہ کریں، لوگوں پر کام نہ کریں، آپ پورے طور پر صوبے کے لئے کام کریں۔ صوبے کا ہر ضلع آپ کا ضلع ہے۔ اس کی ترقی آپ کے لئے ضروری ہے اور اس کے لئے میں تجویز دوں گا، وہ بیٹھے ہوئے تو نہیں ہیں بلدیات کے منسٹر صاحب کو کہ جو ڈسٹرکٹس کو فنڈز جاتے ہیں، ان فنڈز سے جو Share بنتا ہے تحصیل کا اور یونین کا، یہ ضلعوں کو نہ بھیجا جائے بلکہ ڈائریکٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ان کو بھیجا جائے کیونکہ وہ اس کو رکھ کر بیٹھے ہوئے ہیں اور کسی علاقے میں صحیح تقسیم نہیں ہو رہی۔ یہ چند گزارشات ہیں جی، اور میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ یا این ایف۔سی ایوارڈ کا ڈھنڈورا ختم کر دیں یا پھر اپنے صوبائی مالیاتی ایوارڈ پر عمل کریں تاکہ ہم کہہ سکیں، سر! میں تو اپنی اپوزیشن سے یہ بھی کہوں گا کہ جب موقع ہوتا ہے صوبے کے مفاد کی بات ہوتی ہے، صوبے کی آمدن کی بات ہوتی ہے تو اپوزیشن آپ کے ساتھ پورا پورا تعاون کر رہی ہے۔ جتنا اپوزیشن گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کر رہی ہے، اتنا کبھی بھی کسی جگہ پر بھی نہیں ہوا لیکن انہوں نے ہمیں دیوار کے ساتھ لگایا ہوا ہے۔ ہم بھی اب سوچنے پر مجبور ہیں کہ آئندہ اگر یہ ہمیں اپنی Development میں شامل نہیں کریں گے، اپنے صوبے کی ترقی میں شامل نہیں کریں گے تو ہم بھی مجبور ہوں گے، اپوزیشن والے کہ ہم بھی کسی معاملے پر ان کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے انشاء اللہ کیونکہ جب ہمارے گھر کوئی آگ لگاتا ہے تو ہمیں ان کی خوشنودی نہیں چاہئے۔ پھر ہم اپنے طور پر مرکز سے صوبے کے لئے فنڈ مانگیں گے لیکن اتفاق کے ساتھ، ان کے ساتھ کوئی تعاون نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب! بڑے Cause کے لئے چھوٹی سی قربانی تو دینی پڑے گی۔  
 سید مرید کاظم شاہ: سر! وہ یہی Cause ہے ناکہ ضلعوں کے ساتھ بھی نا انصافیاں ہو رہی ہیں۔  
 جناب سپیکر: جی، کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے، ملک ظفر اعظم صاحب؟  
 جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): مرید صاحب نے کہا ہے کہ ہمارے ساتھ جب یہ نہیں ہوگا تو اپوزیشن  
 والوں سے میں استدعا کروں گا کہ ان کے ساتھ این۔ایف۔سی میں تعاون نہ کریں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ

-----  
 جناب سپیکر: آپ Winding up speech کر رہے ہیں؟

وزیر قانون: نہیں، نہیں جی۔

جناب سپیکر: تو آپ Notes لے لیں، پھر جواب دے دیں؟

وزیر قانون: ایک کتنے کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ پرسوں 28 تاریخ کو ٹی۔وی پر ہم نے دیکھا ہے کہ  
 سارے ڈی۔آئی۔خان کا فنکشن ہو رہا تھا اور تین فیڈروں پر کام ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے جناب، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ Rule out،  
 Rule out پلیز آپ تشریف رکھیے۔ جناب ڈاکٹر سلیم صاحب، جناب ڈاکٹر محمد سلیم صاحب!

ڈاکٹر محمد سلیم: زما نوم نہ دے، جی۔

جناب سپیکر: نوم دے ما سرہ پروت دے پرا ونشل فنانس کمیشن باندے نو۔

ڈاکٹر محمد سلیم: نہ نہ، ما خو پولیس آرڈر باندے وئیلی وو۔

جناب سپیکر: پولیس آرڈر باندے؟

ڈاکٹر محمد سلیم: دا خو ما نہ دے وئیلے جی۔

جناب سپیکر: بنہ دا خو صوبائی مالیاتی کمیشن باندے بحث دے۔ جناب سید قلب  
 حسن صاحب، سید قلب حسن صاحب!

سید قلب حسن: ڀیره مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، ما نہ مخکین بشیر بلور  
 صاحب ہم او مرید کاظم صاحب ہم دے باندے Discussion او کرو خو حقیقت  
 ہغہ دے چہ این۔ایف۔سی ایوارڈ کین مونر۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

مولانا امامان اللہ حقانی: جناب سپیکر! ایجنڈا باندھے صوبائی فنانس کمیشن دے، کوم ممبر چہ پہ ہغے باندھے خبرے نہ کوی نو دا خود رولز خلاف ورزی کیری۔

جناب سپیکر: پراونشنل دے، ہغے باندھے راخی۔

سید قلب حسن: ہغہ باندھے خبرے کومہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، قلب حسن صاحب!

سید قلب حسن: ہغہ باندھے خبرے کومہ خو عرض صرف دا کومہ چہ مونبر نیشنل فنانس کبن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حقانی صاحب! خہ تمہید خوبہ سرے کیری دی کنہ، تمہید نہ خوئے مہ منع کوہ کنہ۔

سید قلب حسن: صوبائی سطح باندھے چہ چرتہ اے۔ ڈی۔ پی مونبر اوگورو، ہغے کبن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: گورہ قلب حسن صاحب، پہ اے۔ ڈی۔ پی باندھے تاسو تقریر کرے دے، پورہ موقع درتہ ملاؤ شوے دہ۔ پہ پراونشنل فنانس کمیشن۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: زما خبرہ لڑہ واورئی، زہ پہ صوبائی مالیاتی کمیشن باندھے راخمہ۔  
جناب سپیکر: جی، جی۔

سید قلب حسن: دے کبن سر، زمونبر دا گزارش دے چہ Last year ہم دے کبن مونبر سرہ زیاتے شوے دے۔ زما خپل یو تجویز دے، ما یو قرار داد ہم پیش کرے دے خو ہغہ اوسہ پورے نہ راخی، کیدے شی د بجت نہ، جون نہ بعد راشی چہ ہرے علاقے تہ د مخصوص فنڈ ورک لے شی بجائے چہ دوئی Announce کوی چہ کوہات تہ مونبر، دا بلہ ورخ سینئر منسٹر صاحب اووٹیل چہ کوہات تہ مونبر دومرہ کروہہ فنڈ ورک دے، زما حلقے تہ خو ہغوی نہ دے ورکے فنڈ۔  
زمونبر دا ریکویسٹ دے چہ ہرے حلقے تہ د فنڈ ورک لے شی انصاف سرہ۔ دلتہ

چہ مونبر کوم شے اوکتلو نو دے کبن بالکل انصاف نشته، پہ دغہ وجہ زمونبر گزارش دے چہ انصاف سرہ د فنڈ ور کر لے شی۔

جناب سپیکر: دیرہ مہربانی۔ جناب مختیار علی خان صاحب، نشته دے، امیر رحمان صاحب!

جناب امیر رحمان: جی، بشیر بلور صاحب خبرے او کرے۔

جناب سپیکر: ہاں جی، مہربانی۔ جناب خلیل عباس خان صاحب!

جناب خلیل عباس خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔ دا یو دیر اہم موضوع دہ سپیکر صاحب، خو دے اسمبلی نہ داسے حالات جوڑ شوے دی چہ دے نہ \*+++++\* لہذا زہ

احتجاجاً پہ دے ہدیو خبرہ نہ کوم۔

وزیر قانون: دا الفاظ د حذف کرے شی جی۔

مولانا امان اللہ حقانی: زہ یو عرض کومہ جی، دا ایجنڈا چا جوڑہ کرے دہ؟

آواز: پوہہ نہ شو جی، Expunge ئے کرے۔

جناب خلیل عباس خان: زہ پرے بنہ پوہہ یمہ، بنہ ہوش و حواس کبن مے دا خبرہ کرے دہ۔ بالکل دا ما، ہغہ وائی پوہہ نہ شو، زہ بنہ پوہہ یمہ جی، ما بنہ پہ ہوش و حواس دا خبرہ کرے دہ او زہ پہ دے احتجاجاً خبرہ نہ کوم۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب، دا اجلاس د چا پہ خوبنہ راغب بنتلے شوے دے، ایجنڈا چا خوبنہ کرے دہ او پہ ایجنڈا باندے چہ کوم آنتیمز وی، پکار دہ چہ پہ ہغے باندے خبرہ اوشی۔ دوی تہ خوبنہ پورہ پورہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عہ بہر حال بشیر بلور صاحب! تاسو خہ وائے؟

حذف بحکم سپیکر:

\*+++++\*

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! خنگہ چہ دا زمونہر دے خلیل عباس صاحب خبرہ اوکرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا پارلیمانی یا مطلب دا دے، دے بارہ کنہ خبرہ۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: داسے خبرہ نہ دے، خدائے مہ کرہ ہغہ دا خو یو مثال ورکرہ کنہ، دا غیر پارلیمانی خبرہ نہ دے جی، بالکل غیر پارلیمانی نہ وہ خو یو مثال ئے ورکرہ او کہ تاسو دے باندے دغہ کوئی نو Expunge ئے کرئی، مونہر تہ اعتراض نشتہ خودا غیر پارلیمانی نہ دے۔

وزیر قانون: دا د Expunge شی جی۔

جناب سپیکر: د ہغوی خو اعتراض نشتہ خہ Expunge شول۔

جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، پہ دے پراونشل فنانس کمیشن باندے وئیل غوارے؟

جناب مظفر سید: نہ جی، بس زہ یو نکتہ وایمہ جی، کہ تاسو اجازت راکرئی، مختصرہ خبرہ دے۔ داسے نہ دے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! د خلیل عباس صاحب پہ خبرہ باندے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خبرہ ختم شوے دے کنہ، ختم شوے۔

جناب مظفر سید: نہ وایمہ جی، نہ وایمہ۔

جناب سپیکر: نو بس ختم شوے وہ کنہ۔

جناب مظفر سید: نہ خدا ہی ملانہ وصال صنم۔ پہ سپیکر صاحب باندے خو زمونہر د تولو دا زیات شک وی، مونہر وایو چہ دے خودے بنچونو تہ دومرہ ڍیر اہمیت ورکوی چہ یوہ خبرہ زمونہرہ نہ اوری۔ مونہر خو چہ پاخوزر مو کینوی، زر مو دباؤ کرئی، زر خبرہ اوباسی رانہ نو دے وجہ نہ زہ درخواست کوم چہ دا د خلیل عباس صاحب خبرہ چہ کمہ دے نو دا بہ شاید چہ پہ دغہ انداز باندے نہ وی خکہ چہ مونہر



خو شو مره وینو نو ډیر زیاته مخه د سپیکر صاحب دغه طرف ته ده۔ زموږ خو ترے پخپله دا گلہ کرے ده۔

جناب سپیکر: جی، رفعت اکبر سواتی صاحبہ۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Thank you Mr. Speaker sir۔ بہت ساری چیزیں اس میں سامنے آ چکی ہیں، میرے خیال میں اب اتنا مواد بھی نہیں رہا ہے بات کرنے کے لئے کیونکہ Repetition بہت ہے۔ مولانا حقانی صاحب نے ایک بات کی تھی جس میں انہوں نے آرٹیکل 118 کا ذکر کیا تھا اور Constitution کے حوالے سے جب وہ بات کر رہے تھے کہ یہ اختیارات اسمبلی آنے کے بعد ان کے پاس ہونے چاہئیں، بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جو Manuals کے Form میں ہیں۔ Sir , this is only a recommendation۔ جب پاکستان One unit تھا تو اس کا ایک سسٹم تھا اور اس طریقے سے Distribution of funds نیشنل لیول پر بھی اور پراونشل لیول پر بھی ہوتا تھا۔ Provinces تو تھے نہیں لیکن ان کی Distribution کا ایک سسٹم بنا تھا۔ اگر ہم اس Manual کو تھوڑا سا دوبارہ سے Re-open کر کے دیکھ لیں تو ہمارے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اس میں جو اتنے اختلافات آگئے ہیں اور اتنی زیادہ دل شکنی ہو رہی ہے اور اتنے اعتراضات ہو رہے ہیں، میری ایک چھوٹی سی یہ Advice ہوگی کہ Let us go through that manual once again and I assure you میں نے اس کو پڑھا ہے، بہت سارے معاملات ہمارے حل ہو سکتے ہیں۔ تھینک یو سر۔

### پولیس آرڈر پر بحث

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سردار ادریس صاحب! نہیں ہیں؟ اچھا یہ تو ان کا Topic ہے، Provincial Finance Commission۔ بس ٹھیک ہے، کل winding up speech کر لیں گے۔ اب ہم پولیس آرڈر پر آتے ہیں۔ جناب بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب، ډیره مہربانی۔ دا یو اہمہ مسئلہ ده، سپیکر صاحب! کلہ نہ چہ دا Devolution of Power شوے دے او دا پولیس آرڈر راغلے دے، تاسو او گورنری چہ لاء اینڈ آرڈر سچویشن د مخکین نہ زیات خراب

شوعے دے۔ بد قسمتی دا دہ چہ کوشش دا کیری چہ دا Police state جوہ شی پاکستان، ٲول ملک۔ دا پولیس آرڈر صرف زمونہ۔ صوبہ کبن نہ دے، ٲول پاکستان کبن دے خو سپیکر صاحب، دے بارہ کبن دومرہ زیات آرٹیکلز راغلی دی چہ مخکبن نہ پولیس داسے با اختیارہ وو چہ ہغہ یو ایس۔ ایچ۔ او بہ د علاقے باچا وو۔ اوس چہ دا کوم د آرڈر اختیارات ورتہ ملاؤ شوی دی، ہغہ بغیر د مجسٹریٹ نہ، مخکبن بہ دا وہ چہ مجسٹریٹ بہ آرڈر کولو نو ہغہ بہ لاٲھی چارج کولے شو، ہغہ بہ فائرنگ کولے شو، آنسو گیس بہ ئے استعمالولے شو۔ چرتہ بہ داسے غلط کار کیدو نو مجسٹریٹ نہ بغیر بہ چرتہ چاہہ نہ شوہ وھلے، مجسٹریٹ بہ موجود وو، د ہغہ موجودگی کبن بہ چاہے وھلے کیدے۔ سپیکر صاحب! دے آرڈر سرہ مکمل اختیارات چہ دی، ہغہ پولیس تہ ملاؤ شول۔ یو انسپکٲر یا پی۔ ایس۔ پی لیول تہ دا اختیار دے چہ ہغہ د آنسو گیس ہم آرڈر کولے شی، ہغہ لاٲھی چارج ہم کولے شی، ہغہ آرڈر کولے شی او بیا بغیر د مجسٹریٹ د آرڈر نہ ہغہ ہر یو کور تہ ہم تلے شی، چادر او چار دیواری تحفظ پکبن ختم دے۔ دے پولیس تہ داسے دیو بے لگامہ اسپے غوندے اختیارات ورکریے شو چہ ہغہ ہر خائے کبن Interference کولے شی۔ سپیکر صاحب دا زمونہ۔ بد قسمتی دہ، لکہ خنگہ چہ ما مخکبن ہم عرض او کرو چہ کلہ یو مارشل لاء راخی نو ہغے کبن داسے حالات پیدا شی چہ ہغہ بیا جمہوری قوتونہ چہ دی 2/3 majority کبن چہ کلہ بہ راشی نو دے کبن بیا Amendment بہ کیری نوزہ بہ دلته بیا دا خبرہ او کرم چہ دا ایل۔ ایف۔ او چہ کوم پاس شوے دے، دا ٲول د ہغوی مہربانی دہ۔ زمونہ۔ چہ دا Devolution of Power دے، دا د ایل۔ ایف۔ او مہربانی دہ، دا پولیس آرڈر چہ دے، دا د ایل۔ ایف۔ او مہربانی دہ، دا پراونشل فنانس کمیشن د ایل۔ ایف۔ او مہربانی دہ۔ د ایل۔ ایف۔ او دومرہ مہربانی دہ سپیکر صاحب، چہ زمونہ۔ ہ صوبائی حقوق ٲول مرکز تہ لارل او دستخط ٲریے چا او کرو؟ ایم۔ ایم۔ اے والا رونرو۔ یو کال ہغوی بنچونو ٲبول ہغے نہ ٲس ئے ٲہ دے دستخط ہم او کرو او دا شے ٲورہ ٲہ مونہ باندمے او ٲلے شو۔ ٲہ دے وجہ باندمے زما دا عرض دے سپیکر صاحب، تاسو ہر یو اخبار اوچت کری، زما خیال دے ہر یو صوبے نہ دا زور کیری چہ دا پولیس آرڈر چہ

دے ، دا د ختم کرے شی او صحیح طریقے سرہ تاسو ته علم دے سپیکر صاحب ،  
 چه یو پولیس ڈی-ایس-پی چه آرڈر کوی، چه اووائی نو هغه انکوائری به سبا  
 کیبری، خنگه چه زما دے خور هم اوس خبره او کره چه د پولیس انکوائری پولیس  
 کوی نو د هغوی به خه انکوائری وی؟ هغه رپورٹ به هم دا وی چه "سب ٹھیک  
 ہے" ته چاته د شکایت درخواست او کرے، آئی-جی صاحب ته درخواست  
 او کرے چه فلانکے تهانیدار یا دفلانکے علاقے سرے مونر. سره یا چا سره زیاتے  
 کرے دے نو هغه به اولیکی ڈی-آئی-جی ته، ڈی-آئی-جی بیا ایس-پی ته،  
 ایس-پی به هم هغه تهانرے ته، یعنی کیس به بیا لارشی تهانرے ته، نو هغه  
 تهانیدار به خه جواب کوی چه جی، سب ٹھیک ہے، سپیکر صاحب! د لاء ایند  
 آرڈر سچوٹشن دے ملک کبن داسے حالات پیدا شول، په دے پولیس د دے  
 اختیارات د پارہ چه تاسو دا دومره لوئے مہنگائی په پاکستان کبن خه چه  
 زمونر. صوبه کبن ټولو نه زیات دا ورو تکلیف وو، چرته تاسو او لیدل چه چرته  
 داسے مجسٹریٹ چہاپه وهلے وی، خوک ئے نیولے وی، Food Act 3/6  
 کبن ئے ساتلے دی یا د اوپرو ریت ئے کم کرے دی؟ هغه شانته بالکل هر شے  
 الٹا دے سپیکر صاحب۔ نو هغه چه کوم اختیارات پولیس ته دے پولیس آرڈر  
 کبن ور کرے شوے دی، دا زما خیال دے د پاکستان تاریخ کبن داسے، مونر.  
 مخکبن دا ژرل دلته چه پولیس ته دومره اختیارات دی چه هغه عام خلق ترے  
 تنگیبری، الٹا هغوی ته نور داسے اختیارات ملاؤ دی، هغه جوڈیشل اختیارات  
 هم تقریباً خه حدہ پورے ورته ملاؤ شول، د چار دیواری هڊو پرواه به ورته نه وی  
 - خه چه هغه کوی، هغه به حکم وی، هغه به قانون وی، هغه آئین وی۔ زما سپیکر  
 صاحب، خواست دا دے چه دا پکار دا ده چه مرکز د دا Reconsider کری او دا  
 پولیس آرڈر چه دے، ډیر زیات دے کبن Amendments کیدے شی، تهہیک  
 کیدے هم شی، دا نه ده چه دا نه شی تهہیک کیدے۔ دے کبن داسے خبرے دی چه  
 هغه بنه هم دی، خوزیاتے خبرے هغه دا دی چه هغه غلطے دی پکبن۔ هغه دے  
 عوامو سره، زمونر. دے صوبه کبن چه کوم خلق اوسیری، تاسو ته پته ده سپیکر  
 صاحب، بیروزگاری د ټولو نه زیاتہ دے صوبه کبن ده، غربت ټولو نه زیات دے  
 صوبه کبن دے، لاء ایند آرڈر سچوٹشن دا حال دے تاسو اوگوری چه هغه

زمونر پیسنور کبن د ورھے شپے دا کله ، زما خیال دے ، زما یاد کبن خو چرتہ  
 پیسنور کبن راکھونہ نہ دی پریوتے ، راکھونہ پریوتے دی ، شوک تپوس والا نشتہ  
 نو سپیکر صاحب ، دا پولیس آرڈر چہ دے ، دا زما خیال دے د مارشل لاء او د  
 دے د غیر جمہوری حکومتونو پہ عوامو باندے یوبل داسے Thrash شوے شے  
 دے چہ تکلیفات پکبن زیات دی او Facilities پکبن کم دی ۔ نو زما بہ دا  
 خواست وی چہ دا د Reconsider شی ۔ ډیره مہربانی ۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر محمد سلیم صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو ډیره زیاتہ شکر یہ ادا کوم  
 چہ تاسو ما لہ پہ پولیس آرڈر باندے د بحث اجازت راکرو۔ پولیس تہ خو د  
 مخکبن نہ دومرہ زیات اختیارات حاصل دی چہ کہ چرتہ دے پاکستان تہ مونر  
 Police state او وایو نو خہ بدہ بہ نہ وی او چہ د دے نہ ورتہ زیات اختیارات  
 ورکوؤ نو ہغہ یو شاعر وائی:

حسن اس پریوش کا اور پھر بیان اپنا بن گیار قب آخرتھا جو رازداں اپنا

نو چہ نور اختیارات ور لہ ورکوؤ نو چہ بیا بہ خہ حال وی؟ زہ مخکبن خل چہ پہ  
 اسمبلی کبن ووم، پہ دے پولیس او د دے پہ اختیاراتو باندے ما خبرے کمرے وے  
 نو ما نہ تہولہ انتظامیہ خفہ شوے وہ او ہغے کبن ما دا شعر وئیلے وو۔

کچھ سمجھ کر ہی ہوا ہوں موج دریا کا حریف ورنہ میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل میں ہے

نودا خل دا خبرہ دہ چہ زہ پہ دے باندے ډیره خہ وینا نہ کومہ ولے چہ:

کچھ ایسی ہی بات ہے جو چپ ہوں ورنہ کیا بات کرنا نہیں آتی

ډیرے خبرے راخی خو خبرے کوم نہ، ولے چہ نورہ دشمنی خان لہ نہ زیاتوم،  
 افسرانو سرہ نور تعلقات خرابول نہ غوارمہ۔ خدائے خبر چہ بیا بہ زہ

پخپلہ Black list شہ۔ وائی، ہغہ دانگریزی یو محاورہ دہ: To live in Rome

and fight with the pope او پہ پینتو کبن وائی چہ پہ سمندر کبن او سے نو

مگر مچھ سرہ دشمنی کول نا ممکنہ خبرہ دہ نوزہ پہ دے ہدیو نورے خبرے کول

غوارم نہ، دایو شو مختصر خبرے مے او کمرے او دے باندے بہ تہول پوہہ شو۔

جناب سپیکر: ډیره مہربانی، ډاکٹر سلیم صاحب۔ جی، رفعت اکبر سواتی صاحبہ!

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Thank you Mr. Speaker, Sir. وہ کیا کہتے ہیں کہ بڑے بڑے سو رماؤں نے گٹھنے ٹیک دیئے ہیں، کوئی بات کر نہیں رہا یا تو ڈر رہے ہیں یا وہ مگر مجھ سے بیر نہیں رکھنا چاہتے لیکن اس وقت صوبے کی سچویشن ایسی ہے کہ اگر ہم اس رنگ میں سوچیں کہ ہم مگر مجھ سے بھی بیر نہیں کر سکتے اور بلیک لسٹ بھی نہ ہونا چاہتے، جیسے ڈاکٹر سلیم صاحب کہہ رہے ہیں تو یہ ہمارے لوگوں کو ہم ایک اچھا

-----

جناب سپیکر: وہ کہنا کچھ نہیں چاہتے تھے لیکن پھر بھی بہت کچھ کہہ چکے ہیں، وہ کافی ہے۔  
 محترمہ رفعت اکبر سواتی: ہم اصل میں سر، ایک بڑا Wrong signal اور Message بھیجنے کی کوشش کرتے ہیں کہ صوبے کے عوام پھر یہ سوچتے ہیں کہ شاید ہم لوگ Assemblies میں بیٹھ کر صرف باتیں کرتے ہیں، عملی جامہ ہم کسی چیز کو پہنانا نہیں چاہتے۔ جہاں تک رہا پولیس آرڈر کی بات تو میری پھر دوبارہ آپ کے through ایک گزارش یہی ہو سکتی ہے اور جیسے میرے بھائیوں نے بھی کہا کہ ہم Totally اس کو Disown تو نہیں کر سکتے، پولیس آرڈر کو لیکن جب ہر چیز میں Amendments ہو سکتی ہیں تو اس میں بھی Amendments کی بہت ساری گنجائش ہے۔ And I think کہ جہاں پر Feasible لگے، وہاں پر Definitely police is infringing on its rights یعنی مطلب یہ ہے کہ وہ تجاوز اتنا زیادہ کر جاتے ہیں کہ ہمیں محسوس ہو رہا ہے کہ یہ ایک پولیس سٹیٹ ہے۔ خاص طور پر اس وقت صوبہ سرحد میں جو لاء اینڈ آرڈر کی سچویشن ہے، اس میں پولیس کا بھی ایک اہم کردار ہے۔ ہم آرمی کو اس وقت Rule out کر رہے ہیں کہ ان کا کیا رول ہے؟ That has got nothing to do with the assemblies. لیکن جہاں تک پولیس کا رول ہے تو اس میں سر، ایک عام شہری کو جب تک تحفظ نہیں ملے گا، ایک عام شہری کی شنوائی نہیں ہوگی تب تک اس اسمبلی کے فلور پر ہم روز، گاہے بگاہے چیختے رہیں گے اور بار بار یہی سوال اٹھاتے ہیں کہ Protection of life and property کیا چیز ہے جو کہ اس کا ایک بہت Important حصہ ہے۔ جب لاء اینڈ آرڈر کی ہم بات کرتے ہیں تو میرے خیال میں سب سے پہلے میری گزارش آپ کے Through پھر لاء منسٹر سے ہوگی کہ وہ بیٹھ کر ایک ہائی لیول، گو کہ کہتے ہیں کہ جب بھی کمیٹی بنے تو کام نہیں ہوتا لیکن میرے خیال میں ایک ہائی لیول کمیٹی کو Form کرنا بڑا ضروری

ہے جو اس پولیس آرڈر کو In-detail study کرے۔ صرف ہم اس کے اوپر کے اوراق پڑھ لیتے ہیں، موٹی موٹی چیزیں دیکھ لیتے ہیں، اس کی Intercaecies میں ہم نہیں جا رہے، جہاں ہم یہ دیکھیں کہ ہم عام شہری کو Relief کیسے دیں؟ ہم بات کرتے ہیں سر، صرف Punishment کی پولیس آرڈر میں خالی ایک حصہ Punishment کا ہی نہیں ہے، اس میں Reformative حصے بھی ہیں اور میرے خیال میں اگر کسی کو آپ نے Relief دینی ہو تو وہ بھی اسی میں آتا ہے۔ تو میری اس August ہاؤس سے بھی یہ گزارش ہے کہ ہاؤس میں آنے سے پہلے ان آرڈرز کو تمام ممبران Study کریں۔ ہمارا Problem یہ ہے سر، کہ ہم کسی Format کو Study نہیں کرتے اور بہت ساری فروغی باتیں کر کے چلے جاتے ہیں۔ If we all study and go through this police order اس کی Intercaecies کو ہم پڑھیں تو ہم Realize کریں گے کہ کچھ ایسا اس میں سسٹم ہے جو Colonial time سے چلا آ رہا ہے، جس کی اس وقت پاکستان کو ضرورت نہیں ہے۔ ہم تھوڑا سا اس سسٹم سے اب Debar کر دیں اور دوسرا میں دوبارہ یہی کہوں گی Infringing، وہ جو Situation ہم نے ایک بنائی ہوئی ہے کہ پولیس ایک "ہوا" بنی ہوئی ہے اس ملک میں اور ہم اس سے ہر وقت ڈرتے ہیں۔ اس سے ہم Relief نہیں لینا چاہتے ہیں۔ اس آرڈر میں اس طرح کی Amendment لائی جائیں جہاں شہری کو Punishment سے زیادہ Relief ملے۔ اگر Relief نہیں مل رہا تو اگر اس پولیس آرڈر کو ہم پڑھ بھی لیں تو ہمیں اس کا کوئی فائدہ نہیں، تو میری آپ سے یہی گزارش ہے کہ لاء منسٹر صاحب سے آپ کہیں کہ وہ کمیٹی جب Form کریں تو For God sake اپوزیشن کے ممبرز کو بھی اس میں اس لئے Include کریں کیونکہ یہ صوبے کا Future ہے اور بہت ساری Dependencies ہماری لاء اینڈ آرڈر کی Situation پہ ہوتی ہیں۔ اگر ہمارا لاء اینڈ آرڈر کمزور ہے تو Crime rate بڑھے گا، Unemployment تو Already ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے دیگر ایشوز ایسے آتے جا رہے ہیں جن سے ہم Feel کر رہے ہیں کہ ہماری سوسائٹی میں بہت سارے ناسور پیدا ہو رہے ہیں۔ ان ناسوروں کو ختم کرنے کیلئے ہمیں چاہئے کہ ہم اس پولیس آرڈر میں تھوڑی سی Amendments لے کر آئیں کہ ایک Relief package بھی ہمیں مل جائے۔

-Thank you, Sir

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب عبدالاکبر خان صاحب!

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں مشکور ہوں آپ کا۔ مجھ سے پہلے آئریبل ممبر نے اس

کے Merits اور Demerits پر یہاں پر بات کی۔ میں کچھ Technical اور Constitutional طریقوں سے اس پر بات کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپوزیشن میں رہتے ہوئے حکومت کے ساتھ اس صوبے کے حقوق کیلئے، نہ صرف Financial حقوق کیلئے بلکہ Legislative حقوق کیلئے بھی ساتھ اکٹھے ہوں گے اور ہم اپنے صوبے کے حقوق، خواہ ان کا تعلق فنانس سے ہو، خواہ Legislation سے ہو، ہم اس پر کبھی Compromise نہیں کریں گے۔ جناب سپیکر، آپ کو معلوم

ہے کہ 1973ء کا جب Constitution بنا تو اس سے ڈیڑھ سال پہلے اس ملک میں ایک واقعہ ہوا تھا اور اس واقعے کو مد نظر رکھتے ہوئے اس وقت کی اسمبلی نے ایک متفقہ آئین پاس کیا اور ان کے ذہن میں وہ واقعہ موجود تھا، تب ہی جناب سپیکر، انہوں نے 1973ء کے آئین میں صوبوں کو تھوڑے سے زیادہ اختیارات، بلکہ میں سمجھتا ہوں اور آئین کو پڑھتے ہوئے میں یہ یقین سے کہتا ہوں کہ یہ واحد آرٹیکل ہے جو اس آئین کو دنیا کے تمام آئینوں سے ممتاز بنا دیتا ہے جناب سپیکر۔ آپ آرٹیکل 142 کو دیکھیں جی، اس میں آپ C “کو دیکھیں جی، [Majlis-e-Shoora، a Provincial Assembly shall, and (Parliament)], shall not, ” یہ Wording آپ دیکھیں۔

جناب سپیکر: میں نے دیکھا ہے، Shall not -

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، [Majlis-e-Shoora (Parliament)], shall not, have power to make laws with respect to any matter not enumerated in either the Federal legislative list or the Concurrent ” مطلب یہ ہے کہ ان دو لسٹوں میں جو چیز نہیں ہے، اس کا اختیار صرف، صرف صوبائی اسمبلی کے پاس ہے، پارلیمنٹ کے پاس نہیں ہے۔ میں جناب سپیکر، ہندوستان جو کہ ایک بہت بڑی Federation ہے اور ہم دونوں اکٹھے آزاد ہوئے ہیں، ان کا اسی سلسلے میں آرٹیکل 248 ہے، اس میں لکھتے ہیں کہ “Parliament has exclusive power to make any law with respect to any matter not enumerated in the concurrent list of state or state list ” یعنی وہاں پارلیمنٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جو چیز

ان Lists میں نہیں ہے، صرف اور صرف پارلیمنٹ یعنی مرکزی اسمبلی ہی اس میں Amendment لا سکتی ہے اور Law بنا سکتی ہے۔ یہاں کے آئین میں یہ ہے کہ صوبے کو یہ اختیار ہے کہ ان دو لسٹوں میں جو چیز نہیں ہے، اس کا اختیار صرف اور صرف صوبے کے پاس ہے۔ جناب سپیکر! آپ کے Concurrent list اور Federal legislative list میں پولیس کا ذکر نہیں ہے تو جب پولیس کا ذکر نہیں ہے تو اس ”C“ کے تحت اس کیلئے قانون سازی کا اختیار واحد اینڈ واحد Provincial Assembly کے پاس ہے۔ اس کی قانون سازی صرف یہ پر انشل اسمبلی کر سکتی ہے، نیشنل اسمبلی یا مرکزی حکومت اس کیلئے قانون سازی نہیں کر سکتی۔ اب جناب سپیکر، ایک اور ڈرامہ دیکھیں کہ آپ جب Sixth Schedule میں جاتے ہیں کیونکہ پولیس آرڈر کو Sixth Schedule میں Protection دی گئی ہے تو یہاں پر آپ دیکھتے ہیں کہ The Balochistan Local Government Ordinance, the N.W.F.P Local Government Ordinance, the Punjab Local Government Ordinance, the Sindh Local Government Ordinance چونکہ یہ لوکل گورنمنٹ بھی دونوں لسٹوں میں نہیں ہے اس لئے یہ پر انشل سبجیکٹ ہے اور اس کیلئے آرڈر، سنسز، خواہ ٹھیک خواہ غلط، وہ اپنے اپنے صوبے نے بنائے ہیں لیکن جناب سپیکر، جب آپ نیچے آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ The Police Order, 2002 یعنی صوبے کو اڑا دیا۔ لوکل گورنمنٹ کے لئے تو پھر بھی کسی حد تک اپنے اپنے صوبے کے آرڈیننس اور قانون سازی کی گئی اور اگر کل پریزیڈنٹ صاحب کے موڈ میں آیا تو اگر Amendment کریں گے تو یہ Provincial Assembly کرے گی، ہر ایک Provincial Assembly کرے گی لیکن پولیس آرڈر میں آپ Amendment نہیں کر سکتے کیونکہ وہ آپ کے Dominion سے لے لئے گئے ہیں، اس کو سنٹر میں لے گئے۔ چیف ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے وہ اٹھا کر لے گئے، اب آپ کے صوبے کے پاس یہ پاور نہیں ہے۔ اگر پریزیڈنٹ صاحب چاہیں بھی، اگر Sixth Schedule کو ختم بھی کریں تو بھی آپ کے پاس پاور نہیں ہے کہ آپ پولیس کیلئے Legislation کریں۔ میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ پولیس ایکٹ کا کیا ہوگا؟ یہاں پر Already جو Prevailing Police act ہے، اس کا کیا ہوگا؟ وہ تو صوبائی لاء ہے۔ اس میں Amendment, Alteration اور Deletion پر انشل اسمبلی ہی کر سکتی ہے۔ جب وہاں پولیس آرڈر کو لاتے ہیں تو



پولیس ایکٹ کو تو پھر آپ پہلے ختم کریں گے اور ختم کرے گا یہ فورم، اس کیلئے کوئی دوسرا فورم نہیں ہے۔ جب پولیس ایکٹ ہوگا تو اس کے ساتھ پولیس آرڈر کیسے چلے گا؟ ایک چیز کیلئے دو قانون کیسے چلیں گے جناب سپیکر، ایک طرف آپ کا پولیس ایکٹ چل رہا ہے اور دوسری طرف آپ کا پولیس آرڈر ہے، میں تو نہیں سمجھ سکتا کہ ایک چیز کے لئے دو قانون بیک وقت کیسے چلیں گے؟ اور مجھے کوئی کہے گا کہ تم اس کو Repeal کرو کیونکہ یہ تو تمہارا قانون ہے، اس کیلئے اپنا قانون Repeal کروں گا جناب سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ، اور جناب سپیکر، دنیا میں کوئی بھی قانون ایسا نہیں ہے کہ بننے سے پہلے اس کے Amendment پر پابندی لگائی گئی ہو یعنی نافذ ہونے سے پہلے، پولیس آرڈر ابھی تک نافذ نہیں ہوا ہے اور آپ نے 6<sup>th</sup> شیڈول میں اس پر پابندی لگادی ہے کہ آپ Amendment نہیں کر سکتے، کوئی بھی Amendment نہیں کر سکتا جب تک پریزیڈنٹ Consent نہ دیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں جناب سپیکر، آپ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کو لے لیں کہ ایک سال میں دس Amendments اس میں ہوئی ہیں اور اب بھی اس میں Amendment کی ضرورت ہے اور یہ ایک ایسا قانون ہے جو نافذ ہی نہیں ہوا، جس کا پتہ نہیں کہ یہ کیسے چلے گا اور آپ نے اس پر ایک Bar لگادی کہ اس میں آپ Amendment نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر! جس طرح میں نے شروع میں کہا کہ جب ہم اس صوبے کے فنانشل حقوق کے لئے آواز اٹھاتے ہیں تو یہ بھی تو ہمارے قانونی اور آئینی حق پر ایک ڈاکہ ہے، ہم سے وہ حق چھینا جا رہا ہے جو اس آئین نے ہمیں دیا ہے، ہم سے وہ حق زور سے لیا جا رہا ہے اور آئین کہتا ہے کہ اس میں آپ Legislation کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل، حکومت کو میں کہتا ہوں کہ پولیس آرڈر کو نافذ ہی نہ کریں، یہ کیسے کریں گے جب پولیس ایکٹ موجود ہے؟ جب ایک لاء موجود ہے، ایک قانون موجود ہے تو دوسرا نیا قانون تو تب آئے گا جب آپ پہلے والے کو Repeal کریں گے، تب نئے قانون کو نافذ کریں گے، نیا قانون تو آپ نہیں لاسکتے اس وقت تک جب تک آپ پہلے، جناب سپیکر، میں تو As a پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین اور میرے خیال میں ہمارے اکثر MPAs بھی، جب صوبے کے حقوق کی بات آتی ہے تو ہم آپ کے ساتھ ہوتے ہیں، اس کے لئے بھی ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہم کہتے ہیں کہ پولیس آرڈر کو نافذ نہ ہونے دیں، یہ ہمارے صوبے کے حقوق پر ڈاکہ ہے (تالیاں) یہ ہمارے ساتھ

جناب سپیکر کیا ہو رہا ہے؟ دنیا کے کس قانون میں ہے خاص کر فیڈریشن میں؟ فیڈریشن میں تو لاء اینڈ آرڈر آپ مرکز کو دے نہیں سکتے۔ فیڈریشن میں رہتے ہوئے فیڈرٹینگ یونٹس سے آپ جب لاء اینڈ آرڈر اٹھالیں گے، آپ ان سے چھین لیں گے، آپ وہ Centralize کریں گے، آپ مرکز کے پاس لے جائیں گے تو آپ کے وزیر اعلیٰ کی کیا حیثیت رہ جائے گی؟ وزیر اعلیٰ تو، He is Home Minister، وہ تو، He is incharge of the Police۔ جناب سپیکر! یہاں اس اسمبلی میں، ہمارے حلقوں میں جب ڈاکے پڑیں گے تو ہم بات بھی نہیں سکیں گے، ہمیں کہا جائے گا کہ یہ تو پراونشل سبجیکٹ ہی نہیں ہے۔ جب لوگوں کو لوٹا جائے گا تو پھر ہمیں کہا جائے گا کہ آپ اس پر بحث نہیں کر سکتے۔ جب لوگوں کو قتل کیا جائے گا تو ہمیں کہا جائے گا کہ اس پر آپ بات نہیں کر سکتے کیونکہ یہ تو مرکزی قانون ہے، یہ تو آپ کے صوبے کا قانون ہی نہیں ہے، یہ حق ہم سے کیسے چھینا جا رہا ہے؟ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس پولیس کو، جس طرح ایک اور Institution میں اس کی Merit اور Demerit میں نہیں جاتا کہ بیورو کریسی نے اچھا کام کیا یا غلط کام کیا ہے، اس کو تباہ کر کے چھوڑ دیا ہے۔ اب اس Institution کو بھی Centralize کر کے ایک لیفٹیننٹ جنرل کو مرکز میں چار میجر جنرلز کو صوبوں میں اتنے ہی بریگیڈئرز کو ڈویژنوں میں اور پھر لیفٹیننٹ کرنل کو ڈسٹرکٹس میں اور پھر کپتان اور لیفٹیننٹ کو تھانوں میں ایڈجسٹ کیا جائے گا۔ جناب سپیکر! اور ابھی جو شروع کیا ہے لیکن خیر میں نے کہا کہ Merits and demerits پر مجھ سے پہلے بات بھی ہوئی ہے۔ میں تو اس کی ٹیکنکل بات کر رہا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، بالکل ایک صوبہ بھی نافذ نہیں ہونے دے گا اس پولیس آرڈرز کو، ہمارا پولیس ایکٹ موجود ہے۔ اگر کچھ کمی ہے، اگر کچھ ضرورت ہے تو ٹھیک ہے ہم اس پولیس ایکٹ میں Amendment لانے کو تیار ہیں۔ اس پولیس ایکٹ میں اگر کوئی اچھائی لانی ہے تو ہم اس پولیس ایکٹ میں Amendment لاسکتے ہیں، یہ ہمارا اختیار ہے، ہم اس میں Amendment لائیں گے اور اس ایکٹ کو اور مضبوط بنائیں گے، اس ایکٹ کو اور اچھا بنائیں گے تاکہ اس کی کارکردگی اچھی ہو لیکن جناب سپیکر، یہ ہمارے حقوق پر ڈاکہ ہے اور ہم اس ڈاکے کو برداشت نہیں کریں گے۔ تھینک یو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب اکرام اللہ شاہد صاحب!

جناب اکرام اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): شکریہ سر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سر، پہ پولیس آرڈر باندے زموئر حاجی بلور صاحب ہم بنہ تقریر او کرو جی او دھغے نہ بعد عبدالاکبر خان صاحب ڀیر پہ تفصیل سرہ ددے پہ آئینی او قانونی پہلو باندے رنرا واچولہ نوزما خیال دے چہ د زیات تفصیل خوئے ضرورت خکے نشته دے جی، چہ دوئی چہ کوم اظہار خیال او کرو نو دا با لکل صحیح دے خکے چہ دا پولیس Subject چہ کوم دے نو دا یو صوبائی Subject دے جی او پہ دے کبن د قانون سازی کولو اختیار صوبے تہ او صوبائی اسمبلی تہ دے لیکن خنگہ چہ دوئی اووئیل چہ پہ آئین کبن دے تہ تحفظ ورکھے شوے دے او دا پولیس آرڈر چہ کوم دے، دا اوس وفاقی قانون جوڑ شوے دے۔ د صوبو پہ دے کبن نشته لکہ این-ڈبلیو-ایف-پی پولیس آرڈر یا سندھ پولیس آرڈر، دا نہ دی۔ دا یو مرکزی قانون ترے جوڑ شوے دے نو چہ ہر کله مرکزی قانون ترے نہ جوڑ شو نو د صوبائی اسمبلی خو پہ دے کبن خہ اختیار پاتے نہ شو جی، او دا پولیس آرڈر چہ کوم دے، چہ یو طرف تہ موئر د لوکل گورنمنٹ آرڈیننس خلاف لگیا یو نو ہغہ خولا بیا ہم لکہ چہ د 6<sup>th</sup> شیڈول نہ اویستلے شو او د غے کبن لیکي چہ “No addition/alteration shall be made without the prior permission of the President” نو پہ ہغے کبن ئے دا لالیکی دی چہ د پریذیڈنٹ د منظوری نہ مخکبن پہ دے باندے پارلیمنٹ، قومی اسمبلی، سینٹ او صوبائی اسمبلی ہدو بحث نہ شی کولے۔ پہ ہغے کبن معمولی Coma یا Inverted Comas ہم پکبن نہ شی بدلولے او بیا دا پولیس آرڈر چہ کوم دے، دا خوبا لکل مرکز تہ لار چہ مرکز تہ لار نو دا پہ صوبائی خود مختیاری باندے یو ڀیر لوئے کاری ضرب دے۔ موئر ددے مذمت کوؤ او دا وایو دے خپل حکومت تہ د ٲولو ملگرو د طرف نہ، کیدے شی چہ زموئر سرہ ٲول پہ اتفاق رائے ورتہ دا اووائی چہ ددے پولیس آرڈیننس د نافذ کولو نہ با لکل انکار پکار دے خکے چہ موئر دلته راغلی یو، دلته موئر ددے صوبائی اسمبلی تحفظ بہ کوؤ او د صوبائی حقوقو تحفظ بہ کوؤ او پہ دے کبن چہ خوک مداخلت کوی موئر د ہغہ ملگرتیا نہ کوؤ جی، او

قرارداد پہ دے راوړل پکار دی یو متفقہ چہ یرہ مونږ دا پولیس آرډیننس چہ کوم دے، دانہ منو۔

جناب سپیکر: جی، مولانا نظام الدین صاحب!

مولانا نظام الدین: جناب سپیکر صاحب! د پولیس آرډیننس پہ بارہ کبښ۔۔۔۔

جناب سپیکر: پولیس آرډر۔۔۔۔

مولانا نظام الدین: جی دے پولیس آرډر پہ بارہ کبښ، پہ دے کبښ یوہ اہم خبرہ دہ چہ زنانہ، پکار دہ چہ زنانہ پولیس ہم وی ځکھ چہ بعض وخت کبښ کورونو تہ دننہ تلل ضرورت راځی او دہغے د پارہ زنانہ پولیس پکار وی لیکن تاسو تہ پتہ دہ چہ دوی د عمر کوم حد چہ مقرر کرے دے، ہغہ د 18 نہ واخلم تر 30 سال پورے دے او دا بالکل زمونږ پہ د صوبہ سرحد پہ دے معاشرہ کبښ یو ډیر غلط کار بہ وی چہ داسے دومرہ کم عمرہ جینکئی پہ پولیس کبښ بھرتی وی۔ زما دا تجویز دے چہ د دے د پارہ کم از کم شادی شدہ او د 30 سال نہ زیات عمر والا زنانہ بھرتی کیږی نو زمونږ پہ دے معاشرہ کبښ بہ انشاء اللہ تعالیٰ د ہغے ډیر بنہ اثر وی۔

جناب سپیکر: جی۔ امانت شاہ صاحب!

جناب امانت شاہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ پہ پولیس آرډر باندے چہ کومے خبرے اوشوے جی، پہ دے کبښ یوہ ډیرہ اہمہ خبرہ دادہ چہ نن پہ تھانږو کبښ د یو ایس ایچ او پہ ځائے باندے دوہ ایس ایچ او گان ناست دی۔ مخکبښ بہ یو ایس ایچ او وو جی، ہغہ بہ ټول کار سنہبالو لو۔ اوس دغے آرډر سرہ دوہ ایس ایچ او گان پیدا دی نویو، یو ځائے کبښ ناست وی او بل پہ بل ځائے کبښ ناست وی نو تفتیشی آفیسر د، بل یو داسے طریقہ ئے جوړہ کرے دہ چہ ہغہ د ریلیف پہ ځائے باندے عوامو تہ یو ډیر لوئے نقصان ثابتیدے شی۔ زمونږ خو خیال دا وو چہ دا بہ ریلیف وی۔ بہر حال چہ کوم آرډر صوبائی سبجیکٹ دے نو صوبے لہ پکار دادی چہ پہ ہغے باندے ہم پورہ غور و حوض اوشی او چہ کوم بنہ څیزونہ دی، ہغہ د ترے واغستلے شی او چہ کوم بے کارہ څیزونہ دی، عوامو تہ د ہغے نہ نقصان دے او تکلیف دے ترینہ، ہغہ د د ہغہ آرډیننس نہ یا دہغہ آرډر نہ او ویستلے شی، او ایم ایم اے دا تسلیم کرے نہ دہ، بشیر بلور صاحب پہ خدمت

کبن چہ ایم۔ایم۔اے تسلیم کرے نہ دہ چہ دا آرڈر یا ایل۔ایف۔او۔ د دے نہ مخکبن ہم بعضے پارتو یا بعضے کسانو ہغہ تسلیم کرے وہ، ایم۔ایم۔اے یوازے داسے نہ دی کری چہ گنے دوئی یو آرڈر ہغہ تسلیم کرے دے یا ایل۔ایف۔او ئے مستقل تسلیم کرے دہ بلکہ زمونر۔ مشرانو پہ دے باندے مستقل دھغوی سرہ خبرے اترے کرے دی او یو حدہ پورے تلی دی او ہغہ ہم د خہ مصلحت پہ بناء باندے تلی دی، خہ داسے نہ دہ چہ گنے مستقلہ ایل۔ایف۔او، مونر۔ دا وئیلی دی چہ پہ ایل۔ایف۔او کبن کوم خیزونہ بنہ دی نو ہغہ د واغستلے شی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صرف پولیس، لڑپہ پولیس آرڈر باندے راشہ، پہ پولیس آرڈر باندے خبرہ او کرہ، خہ تجاویز ور کرہ، خہ دغہ ور کرہ؟

جناب امانت شاہ: راحم جی، پہ پولیس آرڈر باندے ہم دغہ خبرہ کوؤ چہ چونکہ نن اپوزیشن ہم الحمدللہ پہ دے باندے متفق دے۔ زمونرہ بہ ہم دا خواہش وی چہ کوم بنہ خیزونہ دی ہغہ د ترے واغستلے شی، چہ کوم خراب خیزونہ دی ہغہ د پریسودلے شی او دغہ شانته چہ کوم دوہ ایس ایچ اوگان دی نو ہغہ یو ایس۔ایچ۔او تہ د اختیار ور کرلے شی او دا دویم ایس۔ایچ۔او د د ہغے نہ اوویستلے شی۔

جناب سپیکر: فرح ماقل شاہ صاحبہ!

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! صرف د ریکارڈ درست کولو د پارہ دا عرض کوم چہ ہغوی زما نوم واغستو زہ پہ Personal explanation باندے دا خبرہ کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، بشیر بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: د ایل۔ایف۔او چہ ما خبرہ او کرہ نو دا ہم، دا پولیس آرڈر چہ دے نو پہ ایل۔ایف۔او کبن دے تہ تحفظ ملاؤ شوے دے او پہ ایل۔ایف۔او باندے د ایم۔ایم۔اے مشرانو دستخطونہ کری دی۔ کہ دوئی دستخط نہ وے کرے نو دا ایل۔ایف۔او بہ د آئین حصہ نہ جوړیدہ۔ دا بہ اسمبلی زما خیال دے دا بالکل، نو

پہ دے وجہ ما دا وئیلی دی چہ دے ایم۔ ایم۔ اے والو پرے دستخطونہ کری دی ،  
نور زما دا مقصد نہ وو۔

جناب سپیکر: جی، عبدالماجد خان صاحب، عبدالماجد خان صاحب!

جناب امانت شاہ: جناب سپیکر، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جناب عبدالماجد خان صاحب!

جناب عبدالماجد: جناب سپیکر!

جناب امانت شاہ: دا Personal explanation دے جی۔

جناب سپیکر: اوشو، ہغہ خو اوشو Personal explanation اوشو جی۔ جی۔

جناب عبدالماجد: خومرہ پورے چہ د پولیس آرڈر تعلق دے جی، کوم حالات چہ نن  
سبا را پیدا دی د پولیس پہ مسئلہ کنب، چہ تفتیش پہ یو سری کوی او پکر دھکر پہ  
بل سری باندے کوی نو ہغہ پکر دھکر چہ کوم سرے کوی کنہ جی، ہغہ خو ڍیرو  
لویو سختو تہ مخامخ کیری نو پہ دے سلسلہ کنب جناب، ہغہ تفتیشی بیا پورہ  
دلچسپی نہ شی اغستلے۔ بنہ بہ دا وی، خنگہ چہ امانت شاہ صاحب اووئیل،  
خنگہ چہ جناب، زمونر بھائی صاحب اووئیل، عبدالاکبر خان صاحب اووئیل نو  
یقیناً چہ دا پولیس رولز چہ دی دا دومرہ دغہ نہ دی، البتہ مونر د پہ ہغے کنب  
خہ بنہ تعمیری تجاویز پیش کرو، پہ ہغے کنب مونر تعمیری ترمیم د پیش کرو، دا  
بہ یوہ بنہ طریقہ وی جناب، او دا کومہ چہ اوس لاگو کیری پہ مونر باندے، دا د  
دے صوبے د پارہ ہم خرابہ دہ، دا د دے عوامو د پارہ ہم خرابہ دہ جی۔  
والسلام۔

جناب سپیکر: جی، فرح عاقل شاہ صاحبہ!

محترمہ فرح عاقل شاہ: جی مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، اچھا پیر محمد خان۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! کہ د دوہ درے خبرو اجازت وی نو؟

جناب سپیکر: بس اجازت دے درتہ۔

جناب پیر محمد خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ایل۔ ایف۔ او خود مرکز خبرہ  
 دہ، ضرورت نشتہ ہغہ شوے دہ۔ سپیکر صاحب! ہغہ فارسی کبن وائی  
 چہ "یکے چشم سیاہ داری دیگر سرمہ دروند کردی۔ کشتہ جانان بلا اند بلا  
 کردی"

جناب سپیکر: تاسو بہ ئے ترجمہ کوئی، کہ نہ مولانا محمد مجاہد صاحب بہ ئے  
 ترجمہ کوی؟

جناب پیر محمد خان: علما پرے ڍیر بنہ پو ہیری ما لہرہ لہرہ فارسی وئیے دہ، دوی  
 زیاتہ بنہ وئیے دہ۔

جناب سپیکر: نہ، چہ مونہر دا غیر علما پرے پوہہ کرے کنہ۔

جناب پیر محمد خان: ہسے وائی چہ، زہ بہ ئے Indirect بل شانتے لہرہ ترجمہ او کریم،  
 لکہ زہ بہ اختیاراتو طرف تہ اشارہ او کریم خیر دے، چہ د چا سرہ لہرہ غوندے  
 اختیار وی او ہغہ لہرہ بنہ زیات کرے کنہ، ہغہ شعر خو لہرہ بل شانتے دے خو مطلب  
 ئے دا اغستلے کیری چہ کہ د چا سرہ لہرہ غوندے اختیار وی او ہغہ تہ لہرہ بنہ زیات  
 کرے او ہغہ، ہغہ اختیار پہ غلطہ طریقہ استعمال لوی شی او استعمال کرے ئے  
 ہم وی نو دا خوبیا با لکل خالص د ہغہ خلقو کشتہ جانان دے لا لا بہ قتلیری۔  
 لا خودا اختیارات، د ہر چا اختیار چہ دے نو ہغہ پہ یو محدود حد کبن پکاروی  
 خکہ چہ انسان یو داسے کمزورے خیز دے چہ دہ تہ اختیار تہ لکوئی د حد نہ  
 زیات کرے نو بیا دے کنٹرول کیدے نہ شی خکہ چہ بل خائے کبن وائی چہ "بنی  
 ما بے زک سلطان ستم روا دارد زنده لشکر یا نیش ہزار مرغ بہ سیخ"  
 وائی چہ کہ باچا سپاہی تہ او وائی چہ دے بنار تہ لہرہ شہ او نیمہ دانہ اگئی راورہ  
 نو دے چہ لہرہ شی نو د نیمے دانے اختیار خو باچا ورکرو خود دے بہ وائی زر  
 چرگان پہ سیخانو کبن پئیے واپس راوری خکہ چہ دا اختیار ورتہ ملاؤ شوے  
 دے لہرہ غوندے، نو اختیار لکوئی محدود پکاروی، دومرہ زیات نہ وی پکار۔ بیا  
 زہ بہ داعرض او کریم سپیکر صاحب، چہ پہ دے اسمبلی کبن زمونہرہ بجت چہ پیش  
 کیری نو د پولیس د پارہ مونہر بجت پاس کوؤ او د پولیس د پارہ تنخواہ گانے  
 مونہر ددے اسمبلی نہ پاس کوو نو چہ بجت دا صوبائی اسمبلی پاس کوی،

تنخواہ گانے مونر ددے خائے نہ پاس کوؤ او تنخواہ ورلہ مونر ورکوؤ او اختیار ئے بیا پہ مرکز کبن د بل سرہ وی چہ نہ، تہ بہ زما پہ رضا باندے چلیبرے، دا ڊیرہ غلطہ خبرہ دہ۔ دے طرف تہ ڊیرہ خصوصی توجہ پکار دہ چہ زمونر حکومت پرے ہم یو ستیند واخلی او مرکز تہ داسے ڊیرے غلطے فیصلے کول نہ دی پکار۔ تنخواہ زہ ورکوم، بجت زہ پاس کوم نو کہ اختیار ئے ستا سرہ وی نو بیا ہغہ تنخواہ رالیبرہ کنہ۔ ددے پولیس د پارہ د تنخواہ ہغہ رالیبری، ددے د پارہ د بجت رالیبری خکہ زما خو غریبہ صوبہ دہ، پہ دے غریبہ صوبہ کبن زہ د ہغوی د پارہ پیسے ورکوم۔ پہ دے غریبہ صوبہ کبن د ہغوی د وردئ د پارہ، د ہغوی د گاڊی، د خرچے د پارہ باقاعدہ پیسے مونر ورکوؤ نو ہغہ پیسے بہ زہ ورکوم، تنخواہ گانے بہ زہ ورکوم، تاوان بہ زہ ورکوم، خوا اختیار بہ ئے بیا د مرکز سرہ وی، دا کوم انصاف دے؟ او دلته دا لاء ایند آرڊر مسئلہ چہ روزانہ راخی، پہ دے بنا رو نو کبن راخی، بھر راخی، د سمگلرانو سرہ مسائل راخی، د ہغوی د کنٹرول کولو بہ خوک زما وار وی؟ مطلب دادے چہ ہغہ بہ ہم د مرکز سرہ وی کہ زما د دے صوبے سرہ بہ وی؟ چہ د مرکز سرے شو، قبضہ کبن د ہغوی شو، د ہغہ پہ رضا باندے چلیبری، زما پہ دے صوبہ کبن امن وامن خوزہ بیا نہ شم راوستلے؟ دا خوبیا مرکز بہ ئے راو لی۔ بیا کہ یو سپاہی یا یو پولیس غلط کار کوی یا پہ یو خائے کبن ضرورت دے، د لاء ایند آرڊر مسئلہ دہ، نور واقعات راخی، پہ دے اسمبلی کبن د ہغہ پہ بارہ کبن لکہ خہ خبرہ او چتیدے شی، پہ دے اسمبلی کبن چہ یو ممبر پاخی او د ہغہ خلاف خبرہ کوی یا د ہغہ پہ حق کبن خہ کول غواہی نو دلته بہ یو منسٹر پاخی، لاء منسٹر بہ پہ ہغہ ساعت پاخی، ہغہ بہ وائی چہ دا مرکزی سبجیکٹ دے خکہ دا د مرکز ملازمین دی، بنکارہ خبرہ دہ تاسو پہ دے باندے بحث نہ شی کولے او دابہ ہغوی، لکہ نن چہ د یونیورسٹی مسئلہ مونر تہ راخی، بعضے مسائل د یونیورسٹی چہ دی نو ہغہ بیا دا مسئلہ وی مونر تہ، ولے چہ زمونر پہ اختیاراتو کبن نہ وی نو دے خبرے تہ، زہ دا عرض کوم چہ دا داسے معمولی خبرہ نہ دہ، دا ڊیرہ اہمہ خبرہ دہ۔ بل د لاء ایند آرڊر ٲول اختیارات ددے سرہ تعلق لری نو چہ دا زمونر پہ کورونو چاپے لگول، دا مرکز تہ ورکری اختیار، دلته کبن د منسٹرانو او د صوبائی حکومت لاس تہ



اوتڙے چہ دا کوم سپاہیان چہ دی، کوم پولیس چہ دے، دا بہ د مرکز سرہ وی نو  
 نہ دا صوبہ چلیدے شی، نہ حکومت چلیدے شی، نہ چیف منسٹر پکبن خہ چل  
 کولے شی، نہ پکبن بل منسٹر کولے شی۔ لہذا دا ڊیرہ اہمہ خبرہ دہ او دا د  
 واپس مرکزی حکومت واخلی۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی، سکندر شیر پاؤ صاحب! پہ پولیس آرڊر باندے تقریر کول  
 غواڙی کنہ؟ خکہ چہ بیا۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: ما دا پوائنٹس لا دغہ کڙی نہ دی جی نو۔

جناب سپیکر: نہ، بیا خود غہ کڙی بس، جی۔

جناب سکندر حیات خان: بس تھیک شوہ جی۔

جناب سپیکر: بنہ جی۔

جناب مظفر سید: زہ ولاڙ ووم جی، ہغہ دے نہ وو۔ ستاسو نظر ہغہ طرف تہ شو،

ہسے زہ ولاڙ ووم۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب؟

جناب مظفر سید: او جی۔

جناب سپیکر: نہ، نہ ماوئیل چہ ہغوی پرے خہ وئیل غواڙی؟ نوم ئے ورکڙے دے

خکہ، عبدالاکبر خان!

جناب مظفر سید: سر! نو ما تہ اجازت دے، زہ او کرم؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب مظفر سید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یو طرف تہ

چہ عبدالاکبر خان اوزمونڙ نور و فاضل ممبرانو خومرہ پہ تفصیل سرہ پہ ہغے

باندے خبرہ او کڙہ نو Repetition نہ دے پکار، اگرچہ پہ ہغے کبن مونڙ تہ د

Amendment حق نہ دے حاصل او ہغہ صدر پاکستان تہ حاصل دے خو مونڙ

خیل آواز او چتولے شو او اوچتول پکار دی۔ جناب سپیکر صاحب! یو طرف تہ

دومرہ ڊیرا اختیارات او ہغوی تہ دومرہ لئے اختیارات ملاویدے شی، بل طرف

تہ د امن وامان صورت حال دادے چہ ما ہغہ بلہ ورخ ہم عرض کرے وو چہ خاصکر پہ ملاکنڈ ڈویژن کبن، پہ مالاکنڈ ایجنسی کبن چہ کوم بد صورت حال دے چہ ہغہ، ہلتہ ہیخ یو کس د مازیگر نہ، د ما بنام نہ پس با لکل پہ دغہ لارہ باندے سفر نہ شی کولے۔ پہ دغہ خائے کبن یو داسے اڈے دی چہ ہغے تہ گادی تبتولے کیری، سری ورتہ تبتولے کیری۔ د سری د سر قیمت ئے لگولے دے، د گادی قیمت دے او بیا د خلقو سرہ بارگینگ کیری، ڈیل ورسرہ کیری او بیا بیرتہ تھیک تھاک راخی او مونبر پرے ہیخ پوہہ نہ شو چہ دلته دے پولیسو خہ او کرل؟ او ہلتہ کمانڈنٹ وو او ایس پی ئے ورتہ راوستلے دے، ہغہ ئے کمانڈنٹ کرے دے، ہلتہ نور ہم یو بد غوندے صورت حال دے۔ ددے وجے نہ خاص کر پہ مالاکنڈ ایجنسی کبن چہ خومرہ سنگین صورت حال دے د ہغے خو نوپس اغستل پکاردی چہ یرہ پہ ہغہ خائے کبن خلقو تہ بلکل تحفظ نشتہ، خلق غیر محفوظ دی او آئے دن پہ ہغے کبن دومرہ واقعات کیری خو مونبر خاموش تما شائی ناست یو۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب! پہ لاء اینڈ آرڈر Situation باندے بحث کوے کہ پہ پولیس آرڈر باندے بحث کوے جی؟

جناب مظفر سید: بس پہ پولیس آرڈر مے بحث کوؤ، پہ پولیس آرڈر مے بحث کوؤ خوبل طرف تہ ئے Out put دادے۔ ددے وجے نہ مونبر د دے مذمت کوؤ او خنگہ چہ زمونبر فاضل ممبرانو او وٹیل چہ ددے Accept کولو تہ کم از کم صوبہ سرحد تیار نہ دے جی۔

جناب سپیکر: جی، امان اللہ حقانی صاحب!

مولانا امان اللہ حقانی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! چہ کوم دا پولیس ایکٹ دے او وپاندے د Colonial نظام د وخت نہ راروان دے، پہ ہغے کبن ہم ڈیر Flaws دی او ڈیر مشکلات ور کبن شتہ د امن وامان پہ حوالہ سرہ خو چونکہ اوس چہ کوم دا د پولیس آرڈر 2002 خبرہ کیری، ملگرو پہ ہغے باندے خپلے رائے ور کرے نو یقیناً مونبر لہ وپاندے ہم ڈیپارٹمنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

مولانا امامان اللہ حقانی: مونر له هم ڊيپارٽمنٽ جي، په دے د بريڦنگ بندوبست ڪرے وو او دائے وئيلي وو چه يره د صوبو نه ئے په دے ڪبن Recommendations او تجاويز غوبنتلي دي۔ ددے د ريفارمز د پاره خوبيا د هغوي نه مونر سوال او ڪرو چه يره دا خو مونر پوره سٽيڊي ڪرے نه دے، تاسو مونر له ددے ڪاپي راولپري، مونر به په دے باندے پوره سٽيڊي او ڪرو، بيا تاسوته مونر به تجاويز در ڪرو۔ د هغے نه پس جي، بيا هيڻ پته اونه لگيدله نو زما جي، تجاويز دادے چه په دے باندے د اسمبلي ممبران، هغه د پرے پوره په دے باندے يو ڪميشن جوڙ شي، په دے د تجاويز ور ڪرے شي چه ڪومے خبرے، دا خو چونڪه يقيناً چه ڪوم دا لوڪل گورنمنٽ آرڊيننس نافذ شوے دے او اوس دا پوليس آرڊر 2002 ئے هم د هغے د وڃے نه دوي لاڳو ڪرے دے نو په دے ڪبن ڊير Flaws شته دے جي، او يقيناً دا من واما ن مسائل د هغے د وڃے نه ڊير پيدا دي نو زما جي، خپله تجاويز دادے چه په دے باندے د زمونر د صوبائي اسمبلي ممبرانو يو ڪميشن جوڙ شي او د دے د پوره مڪمل سٽيڊي او ڪري، بيا د تجاويز وړاندے ور ڪري۔

جناب سپيڪر: قاسمي صاحب!

جناب ابراهيم خان: جي، شڪريه جناب سپيڪر۔ جناب سپيڪر صاحب! زمونر په دے علاقه ڪبن جي۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: په پوليس آرڊر باندے خبره۔۔۔۔۔

جناب ابراهيم خان: او جي او، هم ددے متعلق ده۔ څه ڪسان جي ماته راغلل۔ هغوي او وئيل چه زمونر ده دا علاقه ده گلبرگ، زما د حلقے حصه ده، وئيل ئے چه په دے ڪبن يو ڄائے دے جي، چه د بدڪاري اڏه ده۔ په هغے ڪبن ما د پوليس آفيسرانو سره بار بار رابطے او ڪرے۔ پوليس آفيسرانو به جي، دا او وئيل چه زمونر سره داسے څه اختيار نشته دے د دے متعلق، نوزه دا وايم جي، چه ڪله يو سيگريٽ والا اونيسي، په هغه پسے خو سيرچرس واچوي۔ ڪله چه جي، يو عام سرے روان وي، هغه د شڪ په بنياد ڪبن نيولے شي، ڪله چه يو غريب سرے جي، ددوه درے سو هروپو ڪپرے والا په سائيڪل باندے روان وي، هغه خودوي اونيسي، د هغه نه هغه ڪپرا واغستلے شي خودا اختيار جي ددوي سره نشته دے چه اعلانيه

طور هغه ځائے کښن بدڪاري کيڙي خود پوليس انتظاميه دا وائي چه زمونڙ سره په دے کښن څه اختيار نشته دے نوزه دا وایم چه د دوئی سره ددے اختیار شته دے چه سيگريټ والا اونيسي سیر چرس ورپسے و اچوی، دا اختیار ورسره شته چه يو غريب سرے ددرے سوہ، څلور سوہ روپو کپرا وی ورسره په سائيکل روان وی، په هغه پسے منڊے وهی وهی جی، په هغه مخکښ ورځو کښن يو واقعه داسے اوشوله چه په هغه سائيکل والا پسے ئے دومره منڊے اووهلے جی، چه هغه سائيکل ايکسيڊنټ اوکړو او د هغه دوه درے سوہ روپو کپرا ورسره وه او هغه غريب چه دے په ايکسيڊنټ کښن وفات شولو خود دے پوليس ظالم چه دے، هغه پرے نه بنودلو، نو دا وایم جی چه دغه اختيار د دوئی سره شته دے او دا ورسره نشته دے۔ په هغه کښن جی ما پوره انتظاميه سره بار بار رابطه اوکړه او پوليس دومره جرات او نه کړے شو چه په هغه زنانه باندے لاس و اچوی۔ هغه وجه څه بنائي چه ددے زنانه خاوند يو بالا آفسر دے، نوزه دا وایم چه زمونڙ، ما هغوی ته لکه دا هم او وئيل چه يره مونڙه خود اسلام په نامه باندے راغله يو او مونڙ ته خلق دا وائي چه ستا سو په اسلامي حکومت کښن هم چه دا څيز بند نه شی نو دا به څوک بندوی؟ د دے د پاره هم زما دا درخواست دے چه د دے د پاره د هم څه قانون جوړ کړے شی چه دغه خلقو ته هم څه سزا په دے کښن ملاؤ شی جی۔

(تالیاں)

جناب سپيکر: جمشيد خان صاحب!

جناب جمشيد خان: شکر يه، جناب سپيکر۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔ په پوليس آرډر باندے جناب سپيکر، ډيرے خبرے اوشوے۔ عبدالاکبر خان صاحب، بشير بلور صاحب او ډاکټر صاحب پرے ډيرے خوږے خبرے اوکړے۔ زما په خيال باندے دا د حکومت د پاره يو ډير بڼه دغه دے جی، د تيبنتے يوه لار ورته ملاؤ شوہ، که بيا اپوزيشن ريكوزيشن کښن د امن و امان خبره کوی نو دوئی پکښن وئيلے شی بڼکاره چه يره دا خود مرکز Subject دے او مونڙه به ترے نه خلاص يو۔ د دوئی د پاره د ريليف يولار ملاؤ شوہ او زما په خيال پوليس چه دلته څه کوی، هغه ټول مونڙ ته، تاسو ټولو ته پته ده او په دے کښن د اصلاحاتو خبرے پکاردی او په دے کښن څه داسے طريقه پکار ده چه اپوزيشن او حکومت داسے طريقه جوړه

کری چه د پولیس د دے مظالم نه دا خلق دمه شی او عوامو ته خه ریلیف ملاؤ  
شی۔ دیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مٹرشاه: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مٹرشاه صاحب!

جناب مٹرشاه: جناب سپیکر صاحب! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ د پولیس آرڈر په  
بارہ کبښ خبره شروع وه، زه د خپله علاقے په حواله باندے خبره کوم چه عجيبه  
خبره دا ده چه تقريباً څلور پنځه ورځے او شولے چه زمونږ علاقے ته يو  
ايس۔ ايچ۔ او صاحب رابدل شوي دے، هدايت الله شاه صاحب، الحمد لله هغه  
په پنځه ورځو کبښ هغه علاقہ داسے Cover کړله چه بدمعاشان ئے اونبول،  
قاتلان ئے اونبول۔ خو ورځے مخکښ دشب قدر بازار، هغه دامن ځائے نه وو،  
د سکون ځائے نه وولیکن کله چه دا ايس۔ ايچ۔ او صاحب راغے نو هغه دامن او  
د سکون ځائے اوگرځيدو۔ د دے نه مخکښ د پولیس په گاډو کبښ بدمعاش به  
لاړو، هغه ته تحفظ وو، د علاقے خلقو ته تحفظ نه وو۔ زما مقصد دادے چه کوم  
د پولیس آفسران چه ايس۔ ايچ۔ او وی یا ډی۔ ايس۔ پی صاحب وی او هغه  
بدمعاشانو ته تحفظ ورکوی او عوامو ته مشکلات پيدا کوی، پکارده چه د  
هغوی خلاف انکوائري او شی چه د دے نه مخکښ یعنی څومياشته تقريباً  
ايس۔ ايچ۔ او وو، دهغه په وخت کبښ داسے حالات جوړ وو او دے راغے، دے  
هم انسان دے، الحمد لله هغه هم انسان وو۔ زما مقصد دادے چه دے ته پوره  
توجه ورکړے شی، انکوائري او شی چه کوم کسان د قوم حفاظت نه شی کولے،  
هغوی له بيا د آفسري درجه ولے ورکړے کيږي؟ هغه آفسران د راشی او هغوی  
له د د ايس۔ ايچ۔ او یا ډی۔ اس۔ پی درجه ورکړے شی چه کوم د قوم حفاظت خو  
کولے شی کم از کم۔ په علاقہ کبښ يو خو د شمار ايس۔ ايچ۔ اوز دی یا  
ډی۔ ايس۔ پيز دی چه هغه د علاقے صحيح طريقے سره حفاظت کولے شی او  
صحيح طريقے سره د قوم خدمت کولے شی۔ اکثر پکښ داسے دی چه هغه نه شی  
کولے او هغه نه علاوه زه دا خبره کوم چه زمونږ د شب قدر سره چه کومه ايريا ده،

یہ دے 25 دیہاتو کبئی نو د شبقدر علاقہ تقریباً خہ ڍیرہ حدہ پورے بنہ دہ لیکن چہ بیا پشاور ضلعے سرہ کومہ دہ، ہغہ بالکل دہ امنی اڍہ دہ اوہلتہ د پولیس چہ کومہ نفری مقررہ نو صرف د ہغہ تہانرے د چار دیواری حفاظت کوی، د ہغے نہ بھر بالکل نشی وتلے۔ د تہانرے پہ خوا کبئی قتل و قتال کیری، ہغوی بھر نہ اوخی، د تہانرے پہ خوا کبئی گاڍی لوٹ کیری، ہغوی بھر نہ اوخی نو بیا پہ دغہ خائے کبئی د دے پولیس ضرورت خہ دے؟ زما مقصد دادے چہ د پشاور ضلعے سرہ چہ د کوم پولیس تعلق دے، د کومو تہانرو تعلق دے، د ہغے د پورہ تپوس او کپے شی چہ دغہ خلق خپلہ ڍیوتہی پہ صحیح طریقے سرہ او کپے۔ دغہ علاقے پہ حوالہ زہ خبرہ کوم، دلته باری کورونہ ورتہ وائی، خنجریں تاپو، پہ ہغے کبئی د سرور پہ لاس باندے چرگان جنگیری، جواری پکبئی کیری، مرزان جنگیری، د ہغے نہ علاو، داد منگل پہ ورخ باندی کیری او بیا د اتوار پہ ورخ باندے عائشے کورونہ، پرچاوے ورتہ وائی، پہ ہغہ خائے کبئی ہم دغہ معلاملے شروع وی نو بیا د دے 25 دیہاتو چہ داد دے علاقے سرہ شامل دی، د دے مقصد خہ شو؟ یا خود دا ایجنسی سرہ شامل شی چہ ہر سرے خپل توپک راواخلی او خپل حفاظت کوی او یا د د علاقے سرہ صحیح شامل شی چہ خلق پہ امان سرہ، پہ اطمینان سرہ خپلہ زندگی تیرہ کپے او پولیس ڍیوتہی کوی۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: ڍیرہ مہربانی جی۔ سلمی بابر صاحبہ!

محترمہ سلمی بابر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب کہ آپ نے مجھے کچھ بولنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر: میں تو ہمیشہ کوشش کرتا ہوں۔ آپ مائیک آن کریں تو میں تو موقع دیتا ہوں۔

محترمہ سلمی بابر: ایک منٹ کی بات کرتی ہوں مگر بات یہ ہے کہ یہاں عبدالاکبر صاحب نے اور باقی تمام

ہمارے جتنے بھی معزز اراکین نے بات کی ہے، میں ان کی تائید کرتی ہوں اور کہتی ہوں کہ اگر ہم اپنے حقوق

کی خاطر خود نہیں لڑیں گے تو اور کوئی یہاں نہیں آئے گا۔ ایک گھر میں آپ چولہا رکھتے ہیں، چولہے پر پکانے

والا کوئی نہیں ہوتا، سودا بھی نہیں ہوتا، پھر آپ کیسے کہیں گے کہ ہم اس میں کھائیں گے یا اس سے ہانڈی

بنائیں گے؟ میں آپ سے تھوڑی سی یہ گزارش کرتی ہوں اور پر زور گزارش کرتی ہوں کہ اپنے صوبے کے

حقوق کے لئے لڑنا ہمارا حق ہے۔ آپ اپنی اس چیز اور اپنے اس قانون کو اپنے ہاتھ میں رکھیں، اپنی Power اپنے ہاتھ میں رکھیں اور کسی کو بھی نہ دیں کیونکہ یہ ہمارا حق ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کاشف اعظم صاحب!

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: کاشف اعظم صاحب!

جناب کاشف اعظم: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ ددے تبول بحث نہ پس دا یو Consensus پہ دے ایوان کبن Develop شو چہ پولیس آرڈر یا پولیس آرڈیننس 2002 چہ کوم دے، ہغہ غیر آئینی ہم دے، غیر قانونی ہم دے۔ خنگہ چہ عبدالاکبر صاحب اووئیل، نہ صرف د صوبائی حقوقو خلاف ورزی دہ بلکہ د انسانی بنیادی حقوقو ہم دا خلاف ورزی دہ۔ ددے سرہ بہ، خنگہ چہ زما مشر بشیر بلور صاحب اووئیل، یو بے لگام اس بہ شی دا پولیس والا، بلکہ زہ وایم چہ پولیس ادارے نہ بہ یو مافیا جوڑہ شی او State within the state تصور د دے نہ زمونہر۔ ذہن تہ راخی او دوئی خو وائی عمل درآمد پہ ہغے نہ کیری خو پہ دے باندے ددیرے مودے نہ عمل درآمد شروع دے لکہ بغیر د وارنٹ نہ گرفتاری، پہ کور باندے د شپے چاپے وھل، پورئ بہ او لگوی، پولیس بہ ورواوری، بغیر لیڈیز پولیس نہ کارروائی کول، پہ ہفتو ہفتو سرے ساتل بغیر ایف آئی آر نہ، ما سرہ اوس Recently یو واقعہ اوشوہ، زہ پہ لارہ راتلم پہ یو جماعت کبن پہ لارہ باندے مونخ راغلو چہ اومے کتل یو خو کابلیان ماشومان اودریدل وئیل ئے چہ مونہرہ ئے ہغہ ورخ نیولے وو، درے ورخے خو مونہرہ تیرے کرے، داوہ اووہ، اتہ اتہ کالو ماشومان وو او زما نہ چہ کوم مشر وروردے، ہغہ اوس ہم پولیس سرہ دے۔ یونیورسٹی تاون تھانرے والا قصہ وہ، ما چہ یونیورسٹی تاؤن تھانرے والہ نہ تپوس او کرو نو ہغہ ماتہ او وئیل چہ پریردہ مرہ کابلیان دی نو ما ورتہ او وئیل چہ د خدائے بندہ، کابلے دے خوا انسان خودے، مسلمان خودے، ہفتہ ہفتہ پورے ہغوی بغیر دغہ باندے ساتل او زہ ئے بیا دومرہ مجبورہ کریم چہ ما پی آئی جی صاحب تہ او وئیل، ہغہ ماتہ او وئیل چہ دا بے گناہ دی۔ وئیل ئے چہ ما ہفتہ تفتیش کرے دے، بے گناہ دی خو زہ بہ ئے پہ

آرام نہ پریں دم۔ بیا زہ مجبور شوم چہ ما دی آئی جی صاحب تہ او وئیل چہ یرہ دا تاسو خہ کوئی؟ نو دغہ وجے نہ دا پولیس آرڈریننس یا پولیس چہ کوم دے دا یو مادر پدر آزاد محکمہ دہ او د دے سرہ بہ نورہ ہم شی نو لہزا زمونر د تہولو، د دے تہول ایوان دا یو آواز دے چہ دا خبرہ تھیک نہ دہ۔ دا زمونرہ اختیار دے، پہ دے اختیار باندے ہغوی د قابض کیدلو کوشش کوی نو مونر د دے بہر پور مذمت ہم کوؤ او انشاء اللہ تعالیٰ دا کوم آواز مونر چہ د دے اسمبلی نہ اوچتوؤ نو انشاء اللہ تعالیٰ دا بہ مونر را ایساروؤ۔ زمونر حکومت ہم پہ دے کین سنجدگی سرہ دلچسپی اخی۔ پہ اخباراتو کین ہم مونر گورو د تہولو صوبو پہ دے اعتراض دے، د خلوروارو صوبو پہ دے اعتراض دے خکہ چہ تہول پہ دے خبرہ باندے پوہیری چہ دا زمونر اختیار او زمونر د حق سلب کولو د مرکز یو کوشش دے۔ ہغہ خان نور ہم طاقطور کوی، خو چہ کلہ صوبے طاقطورے وی نو د ہغے سرہ بہ دا وفاق چلیری۔ چہ د صوبے سرہ خپل اختیار وی، دامن و امان ذمہ واری د صوبائی حکومت دہ، چہ د ہغے سرہ خپل اختیار وی نو ہغہ بہ جوابدہ وی، خنگہ چہ دوئی اشارہ ہم او کرہ چہ سبب مونر وایو چہ دا د مرکز نہ تپوس کوؤ ہر یوہ خبرہ بہ مونر بیا مرکز تہ او پرو، وپہ وپہ خبرہ ہم نو لہذا زہ ہم د دے تہولو ملگرو د دے آواز سرہ خپل آواز شاملوم۔ والسلام۔

جناب سپیکر: جناب نادر شاہ!

جناب نادر شاہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ دا کوم پولیس آرڈر یا دوئی چہ کوم آرڈریننس جاری کرے دے، د دے پہ بارہ کین نو دا فیل شوے نظام دے جی۔ د انگریزانو پہ وخت کین، 1862 کین دا سسٹیم ہغوی چلولے دے او ہغہ ناکام شوے دے اونیمہ صدئ نہ خہ سیوا، خہ پچھتر، اسی سال شوی دی او ہغہ سسٹیم زمونر صدر صاحب دوبارہ زمونر پہ ملک کین نافذ کول غواری نو کہ فرض کرہ دا داسے صحیح سسٹیم وے او د چلیدو قابل وے نو پہ ہغہ وخت کین بہ خلقو چلولے وے او تراوسہ پورے بہ راروان وے اوبلہ دا دہ چہ کہ اختیار د صوبے نہ واخلی او مرکز تہ لارشی نو بیا بہ دلته د صوبے نہ خوک تپوس کوی او دلته بہ صوبائی حکومت خنگہ لاء ایند آرڈر پہ خپل لاس کین کنٹرول کوی؟ او بل دا کوم سسٹیم چہ راغلی دے، مخکینے خود دے دپارہ مجسٹریٹ او پی



سی وو۔ ہغوی نہ بہ چا تپوس کولے شو چہ یرہ مطلب دا دے ، حالات کنٹرول شی لیکن اوس خو پہ دے سستیم کبنن تہ د چا نہ تپوس ہم نہ شے کولے چہ بھی دا حالات بہ شوک کنٹرول کوی؟ خلقوباندے کہ لا تھی چارج کیبری، کہ شوک وھلے کیبری، کہ گولی چلیبری، یو شتر بے مہار غوندے سستیم ئے راوستے دے نو زمونر پہ دے باندے یر زیات خدشات دی۔ تھیک دہ کہ چرتہ پہ پولیس ایکٹ کبنن پہ صوبہ کبنن شہ کمے وی نو پہ ہغے باندے غور کیدے شی، تبدیلی پہ ہغے کبنن، د اصلاح کولو کوشش کیدے شی خو چہ تہ پورہ تول اختیار د صوبے نہ مرکز تہ یوسے نو دا پہ صوبائی حقوقو باندے یو ڈاکہ دہ۔ لہذا مونر د دے مذمت کوؤ۔

جناب سپیکر: یا سمین خان صاحبہ!

محترمہ یا سمین خان: شکریہ جناب سپیکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بڑا اہم مسئلہ اور پولیس موضوع بحث بنی ہے۔ آج نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ اس ایوان میں پولیس کے بارے میں بات ہوئی۔ ایک بات بڑی مشہور ہے کہ پولیس کا ہے فرض مدد آپ کی لیکن پولیس اپنے اختیارات کا اتنا زیادہ ناجائز استعمال کرتی ہے کہ یہ مقولہ الٹا ہو جاتا ہے۔ اسکی ایک بڑی بہترین مثال مانسہرہ ٹول پلازہ پر دیکھنے میں آئی تھی اور وہاں پولیس انسپکٹر جب شہید ہوئے تو پیشک وہ پولیس کے لیڈر تھے لیکن اسکا دکھ صرف پولیس کو ہی نہیں تھا، اسکا دکھ پورے عوام کو تھا، پورے مانسہرہ کو تھا لیکن پولیس نے اپنا ناجائز اختیار استعمال کیا۔ انہوں نے گاڑیوں کو توڑا پھوڑا، وہ خود ہی محافظ، خود ہی لٹیرے بن گئے جو بڑی دل شکنی کی بات ہے۔ انہیں چاہیے کہ اپنا رویہ ایسا رکھیں کہ لوگوں کے لئے ایک مثال بنے، مثالی رویہ انہیں اختیار کرنا چاہیے لیکن انہوں نے اپنے اختیارات کو غلط استعمال کیا، انہوں نے گاڑیوں کو توڑا پھوڑا، لوگوں کو زخمی کیا۔ آج بھی وہ لوگ مانسہرہ کے ہسپتال میں پڑے ہوئے ہیں لیکن ان کو کچھ بھی پتہ نہیں ہے۔ جب امن وامان کی آپ بات کرتے ہیں تو آپ ساری ذمہ داری پولیس پر ڈالتے ہیں۔ ٹھیک ہے لیکن بحیثیت شہری ہماری بھی کچھ ذمہ داریاں بنتی ہیں۔ آپ یہ سوچیں کہ کیا ہم وہ ذمہ داریاں اچھے طریقے سے نبھا رہے ہیں؟ کیا ہم ان ذمہ داریوں کو پورا کر رہے ہیں؟ پیشک ہم وہ نہیں کر رہے ہیں۔ جب ہم قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی جرم ہی نہیں کیا، یہ بھی غلط بات ہے۔ تو مسئلہ یہ ہے کہ امن وامان کی صورت حال

یقیناً اس وقت بہتر ہوگی جب پولیس اور عوام بھی سب ساتھ ملکر چلیں گے۔ اس معاشرے کو صرف سدھارنے کا جو ذمہ ہے، وہ پولیس کے سر ہی نہیں ہے، وہ ذمہ داریاں ہم پر بھی عائد ہوتی ہیں اور وہ ہم نے بھی پوری کرنی ہیں لیکن جب ہم بات کرتے ہیں پولیس آرڈر کی تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امن وامان کے سارے مسئلے کی ذمہ داریاں ہم نے اپنوں پر سے ہٹا دی ہیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے لیکن ہم اپنے صوبے کے جو علاقے ہیں تو وہاں کے حالات کے مطابق اس ایکٹ میں تبدیلی لائینگے۔ ہم اپنے حالات کے مطابق اسمیں Amendments لا کر اسمیں اچھائی کی راہ نکالیں گے لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ پیسے ہم اپنی جیب سے ادا کریں اور بے اختیار ہو کر رہ جائیں۔ ہم یہ بالکل نہیں چاہتے۔ شکر یہ۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں، جی امیر رحمان صاحب، امیر رحمان صاحب!

جناب امیر رحمان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! زمانہ مخکنے خو ملگرو خبرے او کرمے پہ دے باندے پہ تفصیل سرہ، خو زہ ہم پہ دے باندے یو خو خبرے کول غوارم چہ دا پولیس آرڈر چہ کوم دے، چہ دے کبن دوئی لہ د ڊیزلو، ڊپیٹرو لو پکبن ہم دا دغہ او کرمی، ورسرہ دگا ڊومرمت او دتنخواگانو، تھانہ ہم ڊیرے زیاتے خرابے دی چہ دغے ہم مرمت اوشی، نفری دہم زیاتہ کرمے شی او ورسرہ د دوئی د کو اتر و د پارہ دہم بندوبست او کرمے شی۔۔۔۔

جناب سپیکر: پولیس آرڈر۔۔۔۔

جناب امیر رحمان: پہ دے خو خبرے کومہ جی، راخم وریسے رو روکنہ۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب امیر رحمان: دلته کبن دوئی خبرہ او کرمہ چہ یرہ دوئی رشوتونہ اخلی، دغہ کوی نو دا داسے مسلمانان دی چہ د جماعت امام لہ شوک سرسایہ ہم نہ ورکوی۔ بلہ خبرہ دوئی دا او کرمہ چہ یرہ ماشومان ئے نیولی وو، دغہ کرمی ئے وونو جی، دوئی خود جماعت امام نہ بوخی خو ہم دغہ شان جوارگر غلط سرے بہ نیسی۔ دلته کبن زہ د خپلے صوابی مثال تاسوتہ درکوم چہ زمونز پہ صوابی کبن چہ کوم آفسران دی د پولیس، ایس پی دے یا ایس پی گان دی یا نور کوم ملگری نو هغوی بنہ بنہ کارونہ ہم کرمی دی۔ زما پہ حلقہ کبن ڊپرمولو کلی او

دنارنجی کلی دشمنی وہ، د دغہ مردان پی آئی جی صاحب پہ مشرئی کبن، د دغے پولیس آفسرانو پہ مشرئی کبن یو جرگہ جوڑہ شوے وہ، ہغوی لہ ئے روغے صفالے کپی دی۔ دغہ شان د دے نہ مخکبن د افیمومستلہ راغلے وہ نو ہغہ ئے ہم ڀیر پہ اتفاق د دے ایم پی اے گانو، د دے ملگرو پہ صلاح مشورہ کپے وہ۔ زما نہ مخکبنے زمونر د چارسدے ورورممبر صاحب ہم خبرے اوکپے۔ چہ د کوم ایس ایچ او خبرہ ئے اوکپہ، ہغہ ہم واقعی صوابی سرہ تعلق ساتی او یوایماندارہ آفسر دے نو دے حکومت لہ داسے پکار دی چہ خنگہ رنگ پہ صوابی کبن زمونرہ ایس پی صاحب دے یا دوہ ایس پی گان دی یا دکالو خان تھانرے کوم ایس ایچ او دے چہ د دغہ آفسرانو حوصلہ افزائی اوکپی۔ دوئی لہ خہ انعام یا خہ ایوارڈ ورکپی نو سپیکر صاحب، دغہ یو خو خبرے وے چہ ماتا سوتہ اوکپے۔

جناب سپیکر: ڀیرہ بنہ دہ، دبشیر بلور صاحب د خبر و تائید د اوکپو۔ میرے خیال میں Winding up speech ہوں گی۔ ایک پراونشل فنانس کمیشن پر سردار ادریس صاحب کی ٹی بیک کے بعد اور دوسری فضل ربانی صاحب کی پولیس آرڈر پر، لہذا The House is adjourned for tea break, Inshallah, we will meet after tea break.

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب بشیر احمد بلور: زہ قرارداد پیش کرم؟

جناب سپیکر: ادریری جی کنہ، دا۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: چہ خلق راشی نو بیا۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! مونرہ پہ دے پولیس آرڈر بانڈے بحث اوکپو جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ادریرہ جی، چہ منسٹر صاحب Speech اوکپی، بیا مطلب دادے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: د Wind up نہ پس؟

جناب سپیکر: بالکل، آؤجی۔

جناب عبدالاکبر خان: نو دا خو پکار دی جی، گورہ دا خو، تاسو راغلی یی، تاسو ناست یی، پکار خودا دہ چہ چا مونرتہ Wind up speech کولے چہ ہغوی خو ستاسو نہ مخکنے راغلی وے۔

جناب سپیکر: محترم فضل ربانی صاحب!

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! پولیس آرڈر باندے چہ کوموفاضل ارکانو بشیر بلور صاحب، ڈاکٹر سلیم صاحب، عبدالاکبر خان صاحب، رفعت اکبر سواتی، اکرام اللہ شاہد، امانت شاہ، حقانی صاحب، مظفر سید، قاسمی صاحب، جمشید صاحب، کاشف اعظم، نادر شاہ صاحب، امیر رحمان، مٹمر شاہ صاحب او نورو ملگرو کومے خبرے پیش کرے، یقینی خبرہ دا دہ چہ عوام پولیس تہ حکومت وائی۔ چہ کلہ د پولیس نظام سیٹ وی خلق وائی حکومت صحیح دے، کلہ چہ د پولیس نظام خراب وی خلق وائی حکومت خراب دے خکے چہ پولیس عوامو سرہ ڈائریکٹ Related دی او دلته مختلف تجاویز راغلل، آئین کبن پولیس نہ پہ فیڈرل لسٹ کبن شتہ او نہ پہ Concurrent list کبن شتہ او پہ دے وجہ دا صوبائی Subject دے۔ پولیس آرڈر 2002 نے پہ شیدول Sixth کبن اچولے دے او ہغے تہ نے پہ ہغے تحفظ ورکرے دے۔ پہ مارچ 2003 کبن "کابینہ پولیس ریفارمز کمیٹی" بنی پولیس آرڈر پر، اسکے ہم نے تقریباً بیس تک اجلاس کئے۔

ایک آواز: نیمہ اردو دہ، نیمہ پبنتو۔

وزیر خوراک: "زبان یار من ترکی و من ترکی نہ می دانم" ادھر اردو والے بھی ہیں تو میں پشتو میں بولوں گا کہ اردو میں بھی بولوں گا؟

جناب سپیکر: بہر حال، بہر حال Translation کا بندوبست ہے، آپ کو اجازت ہے۔

وزیر خوراک: مہربانی د N.R.B پہ میتنگ کبن پہ اسلام آباد کبن صدر پاکستان د دے خبرے یقین دہانی ورکرہ چہ کہ چرے وزیر اعظم او خلوروارہ وزرائے اعلیٰ پہ دے پولیس آرڈر کبن پہ ترامیمو متفق شی نوزہ بہ بیا دہغے منظوری ورکوم او

هغه به ماته قابل قبول وی ځکه چه د دے پولیس آرډر په سیکشن 184 کبن ئے  
 Clear لیکلی دی چه: "without prejudice to the power of federal government to amend this order, and the provincial government, may with the prior approval of the chief executive of the Islamic republic of Pakistan, amend, vary or modify any provision of this order, related to the province on the basis of its specific requirements and circumstances" چه Clear ئے اولیکل، مونږه په دے  
 باندے، په دے پولیس آرډر کار او کړو۔ اولنی تجربه زما دپشاوړ په CPO کبن  
 اوشوه ځکه چه زه یو عوامی نمائنده یم او دعوامی نمائندگی په وجه زه منستر  
 یم۔ چه کله په CPO کبن د پولیس بریفنگ وو مونږته او په هغه دوران کبن، د  
 پولیس بریفنگ په دوران کبن د ډزو آواز راغے او چه کله ما پوښتنه او کړه آئی  
 جی پی نه چه ډزے د څه شی دی؟ نو هغه اووئیل چه جی، آرمی والا چاند ماری  
 کوی، هغوی ډزے کوی او نښے اولی۔ چه کله ډزے سیوا شوے او ما پوښتنه  
 او کړه نو هغه یو خپل آفسرته اووئیل چه ته معلومات او کړه چه دا ډزے د څه شی  
 دی؟ هغه راغلو وئیل چه جی، جلوس دے او ده فوری بیا اووئیل چه جی جلوس  
 راروان وو او دا د دسترکت گورنمنټ د ملازمینو جلوس وو راتلو او دوئ  
 دسی ایم هاؤس نه گهیره کوله او مونږ په هغوی باندے، لکه دا اولنی تجربه زما  
 اوشوه چه یره غلط Statement ورکول او هغه یو خبرے له بل رنگ ورکول، چه  
 کله یوځائے کبن د "پولیس ریفارمز کمیشن" چئرمین ناست وی، هغه ته یو  
 بریفنگ ورکړے کیږی، په هغه دوران کبن لکه داسے، لکه دا د دے خبرے  
 هغه مشتبه نمونه از خروارے چه یره لکه دا خبرے شته او عوامو سره ظلمونه  
 کیږی۔ بیا دے سلسله کبن مونږه صحافیان، وکیلان، پولیس آفیسرز،  
 ریتائرډ بیوروکیتس او عوامی خلق، تاجران او اخبار کبن مو ورکړل، خلق مو  
 راغوبنتل، خلق مو واوریدل او هغے نه یو رپورټ جوړ شو چه په یکم اکتوبر  
 2003 باندے مونږه کابینے ته دے پولیس آرډر باندے Presentation ورکړو او  
 کابینے بیا فیصله او کړه چه ماہرین قانون، ممتاز وکلاء، پارلیمانی پارٹی کے رہنماوں، ڈسٹرکٹ  
 گورنمنټ کے نمائندے، ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کے چیئرمین، هغه ټول رااوغواری او  
 هغوی ته د دے Presentation ورکړی، مونږه د هغوی Point of view او د

هغوی Recommendation هم په دے رپورټ کښن شامل کړل، خپل رپورټ مو  
 Modify کړو۔ اول مونږه په 42 سیکشن کښن د Amendment تجاویز پیش کړی  
 وو۔ بیا مونږه 27 ته راغلو او چه کله مونږه په فرنټیر هائس اسلام آباد کښن  
 خلورو وارو وزرائے اعلیٰ ته بریفنگ ورکړو نو په هغه کښن په Twenty two  
 Amendments زموږ یو بل سره اتفاق رائے اوشوه۔ هم دغسے مونږه، دے  
 کمیشن په 10 فروری 2004 باندے وزیراعظم ته د خلور ووارو وزرائے اعلیٰ  
 مخکښے بریفنگ ورکړو اوفی الحال مونږ دے ته آخری انیس ترامیم تجویز کړی  
 دی چه تاسو په دے کښن انیس ترامیم راولئ۔ سیکشن (1) 11 لاندے فیډرل  
 گورنمنټ به نیشنل پبلک سیفتی کمیشن ته یو لسټ پیش کوی او نیشنل پبلک  
 سیفتی کمیشن به د دے لسټ نه درے نومونه راوباسی او دا د دے نومونه به  
 دوئ صوبے ته پیش کوی اوصوبه به د پی۔پی۔او یعنی دائی جی پی دپاره،  
 پراوینشل پولیس آفیسر دپاره په دے کښن دیو نوم اغستو پابنده وی۔ دریو کالونه  
 مخکښے به صوبائی حکومت دا پی۔پی۔او نشی بدلوالے او فیډرل گورنمنټ به  
 Any time دے Recall کولے شی۔ مونږ دوئ ته او وئیل چه دا چونکه د Law  
 and order situation ټول کنټرول د صوبائی حکومت کار دے۔ په دے وجه  
 باندے دائی جی پی تعیناتی او دهغه د واپسئ اختیار صوبائی حکومت ته  
 ورکړی۔ صوبائی خود مختاری، چه کله صوبه کښن څه لاء اینډ آرډر مسئله وی  
 نو صوبه ذمه داره ده او چه کله ته آئی جی پی راولے، هغه به ته فیډرل گورنمنټ  
 نه راولے۔ هم دغه ځائے Section 11(5) لاندے آئی جی پی به Ex-officio  
 secretary وی او دهغه نه علاوه به ده سره اختیارات وی۔ چه واحد سیکرټری  
 به داوی چه د ده به سی۔ایم تبدیلی نه شی کولے او دے به د صوبائی رولز آف  
 بزنس نه بهر وی۔ د Post creation د Upgradation ټول اختیار به آئی جی پی  
 سره وی۔ اوس دا اختیار وزیر اعلیٰ ته هم نشته، دا کابینے ته دے۔ په دے وجه  
 مونږه دوئ ته په دے کښن دا تجویز پیش کړو چه دا صحیح نه ده۔ چه دے به  
 د سیکشن 21 لاندے رینجزم جوړه وی، حدود به هم متعین کوی، د پولیس  
 سټیشنو تقسیم به هم کوی۔ مونږ دوئ ته دا تجویز ورکړو چه دلته صوبه د یونین  
 کونسلون تقسیم، دپتوار سرکلو تقسیم، د انتخابی حلقو تقسیم، د سب ډویژنو

وغیرہ دمحمکہ انہار، د ریونیو، دا ہول مدنظر کپی نو ہغہ جو روی۔ دا ہول اختیار دہ تہ نہ دے پکار چہ دے کوم خائے کبن پولیس سٹیشن وروکے کوی، غتہ وی او کہ دے خومرہ پوستونہ Create کوی او خومرہ پہ ہغے کبن د فنانس Involvement راعی، د سیکشن 33 لاندے پہ دے آرڈر کبن ضلعی ناظم دلاء اینڈ آرڈر ذمہ وار گر خولے شوے دے او ہغہ تہ د پولیس کنٹرول کولو ہیخ ادارہ جاتی یا ہیخ انتظامی کنٹرول اختیارات نہ دی ورکھے شوی او پہ دے وجہ باندے دسترکت ناظم پہ دے کبن بے اثرہ دے۔ دلته د پیشترے واقعہ شوے وہ۔ د پیشترے پہ واقعہ کبن د فیاض خلیل قتل، پہ ایب آباد کبن د ڈاکٹر فاروق قتل او دغسے چہ کوم رفعت اکبر سواتی خبرہ او کرہ، پہ مانسہرہ کبن، ہلتہ ہول پلازہ کوم خائے کبن دہ او پولیس پہ بازار کبن دننہ خلق راگیر کول او پہ بازار کبن ئے پرے دننہ لاتیھی چارج او کرو، آنسو گیس ئے پرے استعمال کرو، ڈزے ئے او کرے او د ہغے نہ ہغہ صورت حال جوڑ شو چہ یو پکبن قیمتی جان ضائع شو۔ دا چونکہ د اختیاراتو پہ دغہ تقسیم کبن نہ د دسترکت ناظم سرہ اختیار شتہ او پہ دغہ نظام کبن دا دسترکت پولیس آفسر نور ہم مضبوط شو۔ پہ دے وجہ مونبرہ ہغوی تہ دا وئیلی دی چہ پہ دے باندے خہ Institutional control نشتہ او پہ دے باندے پہ ہر ضلع کبن یو مرکزی با اختیارہ ادارہ پکار دہ چہ ہغہ د امن وامان دانظام نور د موثر کنٹرول کولو دپارہ کار او کپی او د Situation صحیح Assessment او ہغے تہ Remedial measures چہ خہ پکار وی، ہغہ تجویز کپی ہلتہ او د ہغے تعین او کپی او پہ ہغے آرڈر ورکپی۔ د سکیش 37 نہ تر 96 پورے د ضلعی صوبائی کمیشنو خبرہ دہ۔ پہ دے کبن یو Complicated طریقہ کار دے د سلیکشن او دا ہم د صوبائی د دائرہ اختیار نہ بھر دہ او دا کمیشن بہ نہ صوبائی حکومت تہ جوابدہ وی، نہ بہ صوبائی اسمبلی تہ جوابدہ وی او د دے د تشکیل دپارہ خہ داسے طریقہ کار ہم وضع کرے شوے نہ دے۔ پہ دے وجہ مونبرہ دوئی تہ دا تجویز پیش کرے دے چہ د دے پہ خائے ضلعی او صوبائی پولیس کمپلینٹ اتھارٹیز جوڑ کپی چہ ہغوی لہ د اختیاراتو او د ذمہ داری او د صوبائی حکومت او د صوبائی اسمبلی اختیارات ورکھے شی او مونبرہ دوئی تہ دا د سکیشن 106 لاندے د ضلعی او

صوبائی پولیس کمپلینٹ اتھارٹیز ٹولے ذمہ داری پہ گوتہ کری دی او ہغہ مونبرہ پہ بلیک اینڈ وائیٹ کبن راوستی دی۔ دغسے د سیکشن 112 لاندے ستینڈنگ پولیس آرڈرز د صوبائی حکومت د منظوری نہ بغیر ہم آئی جی پی نافذ کولے شی او ہغہ چہ خنگہ مونبرہ دوئی تہ دا وئیلی دی چہ دا صحیح نہ دہ۔ صوبائی حکومت بہ رولز Examine کوی، ہغوی سرہ خپل ڈیپارٹمنٹس دی، خپل سیکرٹریز دی، د ہغوی ذمہ داری دہ او ہغوی بہ دے کبن Financial Implications گوری۔ دغسے د صوبائی حکومت پہ دائرہ اختیار کبن دا ٹول کار پکار دے۔ پہ دے وجہ خنگہ چہ وائی چہ Rules should always be interpreted and implemented intelligently, cleverly and tactfully، پہ دے وجہ زمونبرہ صوبائی حکومت دوئی تہ پہ دے باندے بروقت او بنہ صحیح خپل Observations، خپل تحفظات او ہر خہ ورکری دی۔ دلته چہ کومہ خبرہ زمونبرہ رونرو او کرہ، مونبرہ دوئی سرہ ہم اتفاق کوؤ، چہ یوخل بیا د صوبائی اسمبلی ممبران او دا ملگری ہم دوئی تہ پہ دے یو تفصیلی بریفنگ ورکرو او کہ نور ہم خہ تجاویز وی خو سیکشن 184 لاندے چہ کلہ د امینڈمنٹ اختیار چاتہ نشتنہ نو مونبرہ دوئی تہ او وئیل چہ نہ، چہ Federal Government may amend, vary or modify any provision of this order relate to the federation, but the provincial government, may amend, vary or modify any provision of this order relating to the province، تہ ہلتہ ناست یئے او ٹول اختیار خان سرہ اخلے، دا غلط دے۔ کہ د فیڈرل گورنمنٹ خبرہ وی، تہ او کرہ خو کہ چرے د پراوینشل گورنمنٹ وی نو دہغے ٹول اختیارات د سیکشن 184 لاندے خان سرہ اغستل، دا صحیح نہ دہ۔ ہغہ ملگری چہ چا دلته مونبرہ لہ پہ دے کبن تجاویز راکرل، مونبرہ دہغوی مشکور یو او انشاء اللہ امید لرو چہ دا ٹولہ خبرہ بہ عوامی نمائندہ گان پہ دے کوی چہ د پولیس نظام بنہ شی۔ زمونبرہ گورنمنٹ د پولیس تنخواگانو کبن ہم اضافہ کرے دہ، زمونبرہ گورنمنٹ دا تجویز ہم پیش کرے دے چہ مونبرہ تہ پولیس فورس سیوا کری۔ زمونبرہ گورنمنٹ کبن د امن وامان پہ صورتحال کبن ډیر زیات جوانان شہیدان ہم شول خو بیاہم مونبرہ دا وایو چہ پہ دے کبن نور ہم د اصلاحاتو ضرورت دے او پہ دے کبن د



شتر بے مہار غوندے کار نہ دے پکار، بلکہ د صوبائی اسمبلی او د صوبائی حکومت د نگرانی لاندے چہ کوم اصلاحات وی، چہ ہغہ اوشی۔ مہربانی جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زہ ڊیر زیات مشکور یمہ د آنریبل منسٹر صاحب چہ ڊیر Detail کنبن ہغوی جواب د خپل Wind up speech او کړو او څنگہ چہ پہ آخر کنبن ہغوی خبرہ او کړلہ چہ یرہ دا زمونږہ، زمونږہ ہم بنیادی خبرہ دا دہ چہ پہ دے کنبن د ترمیم ور کولو نہ مطلب دا شو چہ مونږ دا شے او منلو، یعنی دا مونږ Concede کړہ چہ داشے شتہ دے او دا زمونږ حق نہ دے، دا د ہغوی حق دے۔ مونږ صرف ترمیم ور کړو چہ تاسو پکنبن دا ترمیم واچوئ۔ جناب سپیکر! زہ یو ریکویسٹ کوم چہ چونکہ Wind up speech او شو، د رول 240 لاندے ماتہ کہ د رول 124 د Suspension اجازت مو را کړو چہ زہ یو قرارداد پیش کړم جی۔

سید مرید کاظم شاہ: جناب سپیکر سر! ایک ریکویسٹ تھی۔ سر! پولیس آرڈر کے متعلق تو تمام، آپ تو قومی اسمبلی میں یہ مان چکے ہیں تو اب اس پر مزید انکی کیا تجویز ہے؟ اگر یہ تجویز تھی تو ان کو چاہیے تھا کہ اس وقت جب انکا ایل۔ایف۔ او پر فیصلہ ہونا تھا تو اس پولیس آرڈر پر بھی یہ ان سے بات کر لیتے جی۔ اس وقت بات ہوئی نہیں سر، تو اب اس کو میرے خیال میں اس طرح اچھالنا، میں اچھا نہیں سمجھتا سر۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! میں بھی اس کے متعلق مرید کاظم صاحب کی، ہم تو Conditionally بھی متحدہ اپوزیشن کے جو سات نکات تھے، ان پر ہم نے Compromise کیا ہوا ہے۔ ہماری طرف وہ پتھر پھینک رہے ہیں۔ یہ تو سارے کا سارا بغیر امنڈ منٹ کے بھی مان چکے ہیں اور یہ انکی حامی تھی۔ (تالیاں)

سید مرید کاظم شاہ: سر! پھر انہوں نے دستخط کیوں کئے ہیں؟ اگر انہوں نے نہیں مانا تو پھر آپ نے دستخط کیوں کئے جی؟ آپ نے ایل۔ایف۔ او میں ترمیم کیوں کی؟ کیا آپ ایل۔ایف۔ او کو مان کر اس میں اپنی ترمیم کو۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ ہمارے Purview میں آتا ہے اور وہ تو ہمارے Purview میں نہیں تھا۔

سید مرید کاظم شاہ: نہیں سر، ایک چیز میں، یہ مرکز میں ان کے تابع ہیں تب ہی تو بات ہو رہی ہے۔

وزیر قانون: نہیں، وہ ہمارے Purview میں نہیں آتا لیکن اخبارات کی زینت کے لئے یہ باتیں ہو رہی ہیں۔ ہم نے جو مانا ہے تو متحدہ اپوزیشن اس وقت ایک تھی اور وہ بلاوجہ، بغیر کوئی وجہ بتائے ہم کو چھوڑ کر، نہ ہمیں یہ بتایا کہ کس بات پر رخصت ہو گئی۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ریکارڈ کی درستگی کے لئے، منسٹر صاحب کو میرے خیال میں پتہ نہیں، کہاں سے انہیں پتہ چلا کہ متحدہ اپوزیشن اکٹھی تھی؟ مگر جس وقت یہ ایل۔ ایف۔ او کی طرف گئے تو متحدہ اپوزیشن ٹوٹ گئی اور انہوں نے ایل۔ ایف۔ او کو ووٹ نہیں دیئے اور ان لوگوں نے ایل۔ ایف۔ او کو ووٹ دیا اور اسکی وجہ سے وہ۔۔۔۔ (تالیاں / قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: ماتہ غور، شہ جی، ماتہ غور، شہ جی۔

وزیر قانون: جناب! میں سات نکات کی بات کر رہا ہوں۔ سات نکات جو تھے وہ متحدہ اپوزیشن نے Raise کئے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، میں تھوڑی۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات): جناب سپیکر! یہ باتیں Irrelevant ہیں۔ میرے خیال اسی پہ آپ۔

۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں ایجنڈے پر جو عبدالاکبر خان نے نکتہ اٹھایا ہے، اسکے بارے میں ہے جی، اس سلسلے میں ہے اور وہ قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر خوراک: اصل میں جناب سپیکر صاحب، یہاں جو بات چھیڑی گئی، خردکانام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد۔۔۔

جناب سپیکر: بہتر یہ ہوگا کہ اگر آپ لاء منسٹر صاحب سے قرارداد کے بارے میں، کہ یہ اس میں Discuss نہیں کیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جناب سپیکر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ قرارداد پیش کرنے سے پہلے آپ رولز کو Suspend کر دیں تو وہ Speech کریں گے اور اس دوران ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر Discuss کر لیں گے اور پھر قرارداد پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ آپ بیٹھ جائیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: میرا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ امنڈ منٹ لانا چاہتے ہیں تو بیشک اس میں وہ امنڈ منٹ لے آئیں۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! دوئی لہ تائم ور کپڑی چہ دوئی خپلو کبیں کینی چہ خہ صلاح مشورہ او کپڑی خپلو کبیں، ہغے نہ پس داسے یکدم دغہ را وستل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا Meanwhile، جناب سردار اداریس صاحب! پراو نشل فنانس کمیشن پر Wind up speech ہے، پراو نشل فنانس کمیشن پر۔

وزیر بلدیات: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! پہلے ایک شعر ہو جائے:

پہلے خود دار تو مانند سکندر ہو لے پھر جہاں میں حوس شوکت دارائی کر

جناب سپیکر! تھوڑا سا مقصد سمجھا دوں، پھر تو آپ کو اردو پڑھنی پڑیگی جی۔ جناب سپیکر، یہاں میں سب سے پہلے معذرت خواہ ہوں کہ پی۔ ایف۔ سی کی پوری Speeches کے دوران یعنی جب ڈسکشن تھی تو میں یہاں پر موجود نہیں تھا اور اس کا جواب بھی فنانس منسٹر صاحب نے دینا تھا لیکن ہمارے ڈیپارٹمنٹ اور فنانس ڈیپارٹمنٹ نے Notes لئے ہیں اور یقیناً جن معزز اراکین اسمبلی نے اس سلسلے میں اپنی آراء پیش کی ہیں اور جس طرح سے تجاویز دی ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ ان تجاویز کی روشنی میں ہم Next جو فنانس کمیشن ایوارڈ ہے، اس کو انوائس کرینگے۔ ایک بات یہ جو لوکل گورنمنٹ سیکشن (d) 120 کے تحت اسکو Form کیا گیا ہے جس کے ٹوٹل Seven members ہیں اور اس میں جو فنانس منسٹر ہیں، وہ اس کے چیئرمین ہیں لوکل گورنمنٹ منسٹر اور دو سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے جنہوں نے اس سلسلے میں ڈائریکٹریٹ کی ہو، ایک ڈسٹرکٹ ناظم اور ایک تحصیل ناظم اسکے ممبرز ہیں۔ گو کہ جو میرے نوٹس میں آیا ہے کہ آرٹیکل 118 اور آرٹیکل 119 کے تحت یہ حوالہ دیا گیا ہے کہ یہ اس کے Contradiction کے اندر ہے لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پچھلے سال جو ایوارڈ ہم نے دیا تھا، وہ جو اس سے پچھلے سال سابقہ گورنمنٹ نے دیا تھا، ہم تقریباً اس کے اندر کوئی تبدیلی نہیں لائے تھے اور اس وجہ سے جو ٹوٹل ہمارا Divisible

pool تھا، ہم نے % 60 اس میں سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو اس سلسلے میں دیا تھا اور چالیں پر سنٹ ہم نے صوبے کے پاس رکھا۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا، معزز اراکین کی بھی توجہ چاہوں گا۔  
جناب سپیکر: جی۔

وزیر بلدیات: اس ضمن میں ہم نے % 60 جو ٹوٹل Divisible pool سے ڈسٹرکٹس کو دیا ہے اور چالیں پر سنٹ ہم نے یہاں پر دیا جبکہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر % 35 Less than نہیں ہونا چاہیے اور یقیناً اس پر مختلف اراکین صوبائی اسمبلی کی بھی تجویز تھی کہ اگر 35 ہمیں Allow ہے تو اس کو % 35 ہی کیا جائے لیکن اس ضمن میں میرے مختلف، ہمارے Seasoned politician ہیں، عبدالاکبر خان اور بشیر بلور صاحب اور دوسرے اراکین سے بھی اس سلسلے میں مشورہ ہوا ہے کہ جو بھی ان کے Obligatory expenses ہیں، ہم یہاں پر ایسا فیصلہ ہر گز نہیں کریں گے، ظاہر ہے اس پر ابھی جو پرو نیشنل فنانس کمیشن کا اجلاس ہو گا تو اس اجلاس میں، جس طرح ہر اجلاس میں ہم ان کو چیک کرتے ہیں کہ آیا جو ہم نے Recommendation دی ہے، جس طرح سے ایوارڈ دیئے ہیں، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اس کے مطابق اخراجات کر رہی ہے یا نہیں کر رہی ہے اور پچھلے سال کا بھی ہم نے بارہا بیٹھ کر چیک کیا ہے اور ان کو گائیڈ لائنز پر او نیشنل گورنمنٹ نے جو ایشو کی ہیں، ان کے مطابق عمل درآمد ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا؟ اور اس ضمن میں کہیں پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے تو اس پر ہم نے ان کو وارننگ بھی دی ہے اور ان کو ہم نے بلایا بھی ہے اور متعلقہ ڈی سی او کو بھی بلایا ہے کہ جو گائیڈ لائنز صوبائی حکومت نے دی ہیں یا جو گائیڈ لائنز پر او نیشنل فنانس کمیشن نے دی ہیں، ان گائیڈ لائنز پر عمل کیا جائے۔ ہم نے جو % 60 ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دیئے ہیں، ان کی Distribution کچھ اس طرح ہے کہ % 60 ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اپنے پاس رکھتی ہے اور % 30 تحصیل یا ٹی ایم اے کو دیتی ہے اور دس پر سنٹ یونین کونسل کو لیکن اس پچھلے دور میں ہمارے پاس بہت سی شکایات آئی ہیں کہ ٹی ایم اے کو Proper طریقے سے فنڈز، انہوں نے صحیح ٹائم پر نہیں دیا اور اس وجہ سے ان کو فنانشل مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ ان کی فنانشل مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے اس دفعہ یہ تجویز پیش کی ہے کہ اس دفعہ ایوارڈ جب ہم اناؤنس کریں تو تیس پر سنٹ ہم Directly، پلیز سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چونکہ آپ لوگوں نے بہت اہم نکات اٹھائے ہیں، منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں، اگر آپ توجہ سے سنیں تو میرے خیال میں بہتر ہو گا۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! اس دفعہ میں نے یہ تجویز دی ہے کہ جو تیس پرسنٹ فنڈ ٹی ایم ایز کو جانا تھا، جو ٹاؤن کونسل اور تحصیل کو جانا تھا، وہ Directly ان کو ٹرانسفر کر دیا جائے تاکہ وہاں ڈسٹرکٹ اور تحصیل کے درمیان جو Linkages کی کمی ہے اور ڈسٹرکٹ اور تحصیل کے درمیان جو Communication gap ہے اور وہاں پر ایک confrontation کھڑا ہو جاتا ہے اور بہت سے ٹاؤنز ہمیں کہتے ہیں کہ ہمیں پیسہ ٹرانسفر نہیں ہوتا تو (تالیاں) جناب سپیکر، اس دفعہ ان کو Directly ٹرانسفر کرنے کے سلسلے میں یہ تجویز ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ، اس کا پروسیجر کچھ اس طرح سے ہے کہ جب ہم فنانس کمیشن کے اندر اس کی Recommendations کو فائل کرتے ہیں تو پھر یہ کیبنٹ میں جاتا ہے اور کیبنٹ کو دو ہفتوں کے اندر اس کی منظوری دینی پڑتی ہے۔ اگر کیبنٹ کی اس کے اوپر کچھ Reservations ہیں تو دوبارہ فنانس کمیشن کے پاس آئے گا پھر فنانس کمیشن اس کی Reservations کو دور کریگا اور پھر اس پر گورنر صاحب نے فنانس ایوارڈ کا نوٹیفیکیشن ایشو کرنا ہے۔ اس کا کچھ اس طرح کا طریقہ کار ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جتنی بھی اراکین صوبائی اسمبلی کی اس پر آراء آئی ہیں، ان آراء کی روشنی میں ہم Announcement اس کے مطابق کریں گے۔ جہاں تک % 35 یا % 60 سے کم کرنے کا تعلق ہے، میں یہ چاہوں گا کہ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر کی حیثیت سے اور ایک ایم پی اے کی حیثیت سے اور یہاں پر جتنے بھی ہمارے اراکین ہیں، ان کے مفادات اور پرائوٹیشنل گورنمنٹ کے مفادات کا تحفظ کریں گے اور ہم کوئی ایسا فیصلہ ہرگز نہیں کریں گے جس سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بالکل Disable ہو جائے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے اپنے جو Obligatory اور ان کے Daily جو کام ہیں، وہ کہیں اس میں متاثر نہ ہوں اس لئے کہ انہی اخراجات سے Hospitals کے لئے بھی ہم دیتے ہیں اور ان ہی اخراجات سے سکولز اور دوسرے جو Obligatory expenses ہیں، وہ بھی ادا کرتے ہیں۔ لہذا ہم اس کا بغور جائزہ لیں گے اور وہاں پر ہر ایک ڈسٹرکٹ کا ہم جائزہ لیں گے تاکہ وہاں پر کوئی ایسا Decision نہ ہو جس سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بالکل جام ہو جائے۔ ہم یہ چاہیں گے کہ اس نظام کو ہم آگے چلائیں، ہم اسے چلانا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ گلی، نالی وغیرہ کا سارا

کام لوکل گورنمنٹ کرے۔ یہ نیچے کی سطح پر جو Participation، یعنی جو گراس روٹ لیول پر Participation کا جو فلسفہ ہے، ہم چاہتے ہیں کہ یہ کامیاب ہو لیکن ہم اس طرح سے ہر گز نہیں چاہیں گے۔ ہمارے ممبران صوبائی اسمبلی کی کہیں پر حق تلفی ہو (تالیاں) جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو ہم جو ہدایات یا جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو گائیڈ لائنز دیتے ہیں تو اس سلسلے میں بھی اس طرح کی گائیڈ لائنز دیتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ یہ فنڈز کہیں صرف روڈز کی مرمت پر لگ جائیں یا پورے کے پورے روڈز پر لگ جائیں تو اس سلسلے میں صوبائی حکومت نے جو گائیڈ لائنز دے دی ہیں کہ ان کے پاس %60 جو بچ جائے گا، اس میں سے وہ %40 ہیلتھ سیکٹر کے اندر، %30 ایجوکیشن کے اندر اور %30 سوشل سیکٹر کے اندر، جس میں پانی کی فراہمی اور جو دوسرے فنڈز ہیں، لہذا پی ایف سی کی جو ریگولر میٹنگز ہوتی ہیں، جو Quarterly میٹنگز ہوتی ہیں کہ آیا وہ مطلوبہ گائیڈ لائنز کے اندر کام کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں؟ دوسرا تمام فنڈز کو Consolidate کرنے کے لئے اس کو ہم Compile بھی کرتے ہیں، From time to time ان کی میٹنگز بھی کرتے ہیں کہ وہ فنڈز صحیح طرح سے خرچ ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے؟ ابھی جو Latest ہمارے پاس فروری تک فیگرز آئے ہیں، جو Utilization ہے تو تقریباً %34 فنڈز کی Utilization ابھی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ لیول پر اس طرح کی Utilization ابھی نہیں ہو رہی ہے اور وہاں پر بہت سے دوسرے اس کے جو Hurdles ہیں، وہ یہ ہیں کہ وہاں پر بہت سے ڈسٹرکٹ کونسلز ابھی تک، چونکہ وہاں پر ان کو کونسل سے پوری منظوری لینا پڑتی ہے اور بہت سے ڈسٹرکٹس ابھی کونسل سے بجٹ Approve بھی نہیں کر سکے ہیں لیکن اس کے لئے بھی ہم طریقہ کار نکال رہے ہیں تاکہ اس کو سہل بنایا جائے، آسان بنایا جائے اور وہ فنڈز Proper طریقے سے، جس مقصد کے لئے ان کو دیا گیا ہے، گراس روٹ لیول پر پبلک Participation کے حوالے سے اپنے فیصلے وہ خود کر سکیں اور جو ڈیمانڈز ہیں وہاں کے لوگوں کے مسائل کے حوالے سے، وہ مسائل نچلی سطح پر حل ہوں۔ جناب سپیکر! ایک اور بات جو ہمارے نوٹس میں آئی ہے اور پی۔ ایف۔ سی نے اسے بہت Serious لی ہے کہ ڈسٹرکٹس کے لیول پر جو کونسل کے ممبرز ہیں، جو کونسل کے ناظم ہیں، ان کو Proper طریقے سے، سب کو فنڈ مساوی نہیں مل رہا یا جہاں پر ضرورت ہے، اس کے مطابق وہاں پر فنڈ نہیں مل رہا۔ اس پر بھی ہم نے بڑا Serious view لیا

ہے اور اس دفعہ ہم یہ ہدایات ایشو کر رہے ہیں کہ وہاں پر کوئی امتیاز نہ کیا جائے، وہاں پر اپنوں اپنوں کو نوازنے والا سلسلہ نہ کیا جائے بلکہ اس کو صحیح طریقے سے، جہاں پر ضرورت ہے، Demands کے حوالے سے، جہاں پر اس چیز کی ضرورت ہے وہاں پر کیا جائے یا سب کو مساوی طور پر کیا جائے لیکن جناب عالی! میں یہ بات کرتے ہوئے بڑے افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ پچھلے تین سالوں سے ہمیں کوئی ایسا بڑا منصوبہ نظر نہیں آتا سوائے دو، تین، چار کے کہ ہم نے اربوں روپیہ ان پر لگایا ہے، ہمیں کوئی بڑا منصوبہ نظر نہیں آیا اور ہمیں مرکزی حکومت کی طرف سے گزشتہ ڈیڑھ سال کے اندر جو امداد ملنی چاہیے تھی، وہ ہمیں نہیں ملی۔ جناب عالی! میں آج یہاں پر یہ بھی عرض کروں گا کہ بہت سے ڈسٹرکٹس کو، باوجود اس کے کہ ہم %60 دے رہے ہیں، باوجود اس کے کہ تمام تحصیلوں کو %30 ٹرانسفر ہو رہا ہے، باوجود اس کے کہ یونین کونسلز کو دس پرسنٹ مل رہا ہے لیکن اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ کبھی نوشہرہ کے اندر اور کبھی ٹانک کے اندر اور کبھی کرک کے اندر محنت کش روڈوں پر آرہے ہیں اور ان کو تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں، ان کا چولہا نہیں جل رہا۔ جناب عالی! اس سسٹم کے اندر بہت سی خامیاں بھی موجود ہیں، ایسی ایسی خامیاں موجود ہیں کہ جس کا سکینڈ فیئر جو تھا تو مرکزی گورنمنٹ نے ہمیں Transitional فنڈز دینے تھے، وہ Transitional فنڈز نہیں مل رہے ہیں جناب عالی۔ جناب سپیکر! اگر مرکزی گورنمنٹ ہمیں فنڈز ریلیز نہیں کرے گی، اگر وہاں پر Transitional فنڈز نہیں آئے گا، جس طرح کراچی کے لئے جناب صدر صاحب نے انٹیس ارب روپے Announce کیا ہے اور وہاں پر سارے پراجیکٹس شروع کئے ہیں اور صدر صاحب نے ریفرنڈم کے دوران اس شہر کے لئے، اس پشاور شہر کے لئے ایک ارب روپے کا اعلان کیا تھا اس پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا اور جب شوکت عزیز صاحب کے پچھلے بجٹ کے دوران ان کو ہم نے یہ کہا تھا اور خود وہ کہہ رہے تھے کہ اس پر ہم غور کریں گے، اسی طرح سے جو Transitional فنڈز تھے، جو ہمیں گرانٹ ملنی چاہیے تھی لوکل گورنمنٹ کو، اس سسٹم کو چلانے کے لئے کہ یہاں پر نئے Offices بننے ہیں، تحصیل کے Offices بننے ہیں، یہاں پر یونین کونسل کے Offices بننے ہیں اور بہت سے ڈسٹرکٹس کے پاس ابھی تک گاڑیاں بھی نہیں ہیں، بہت سی تحصیلوں کے پاس گاڑیاں موجود نہیں ہیں۔ یہاں ہمارے اراکین اسمبلی کے بھائی بھی بہت سے ہیں، کوئی

تحصیل ناظم ہیں، کوئی ڈسٹرکٹ ناظم ہیں، وہ ہمیشہ مجھے کہتے ہیں کہ وہاں پر گاڑیوں کی کمی ہے۔ دوسری طرف ہم نے گاڑیوں پر Ban لگایا ہوا ہے اس وجہ سے کہ کہیں سب کے سب گاڑیوں کی خریداری میں نہ لگ جائیں لیکن ہمارے پاس وسائل کی کمی ہے اور مرکز کو ہماری مدد کرنی چاہیے تھی اس سسٹم کو چلانے کے لئے، ایک نئے سسٹم کو چلانے کے لئے صوبے کے پاس جو وسائل تھے، ہم نے تو سارے وسائل جھونک دیئے ہیں اس سسٹم کو کامیاب کرنے کے لئے لیکن اس کے باوجود ابھی تک یہ سسٹم کامیاب نہیں ہو سکا۔ Unless it is supported by the Federal Government اور ہماری وہاں سے جو مدد کرنی چاہیے تھی، جب تک وہ وہاں سے نہیں آئی گی تو اس وقت تک تحصیلز کی، اس وقت تک ڈسٹرکٹس کی اور اس وقت تک یونین کونسلز کی، صرف اور صرف اگر 60% کی بجائے ہم ان کو 70% بھی دے دیں تو ان کی ضروریات کو پورا نہیں کیا جاسکتا۔ میں گزارش کروں گا کہ اس ضمن میں جتنے بھی اراکین اسمبلی کی آراء ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ ان کی روشنی میں ہم جو Next تین سال کے پی۔ ایف۔ سی ایوارڈ جب Announce کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کو مشوروں کی روشنی میں وہ Announce کریں گے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب خود میرے تفصیلی خبرے اوکھلے خود مونبر چہ کوم پوائنٹونہ و وچہ زمونبر د دسترکتس سرہ زیاتے کیری، دیو ممبر سرہ، دیو ممبر سرہ زیاتے کیری یا مادا او بنائیل چہ پہ یو Constituency کنب دیو ارلس کرورو روپو اشتہار راغلے دے۔ چرتہ وزیران صاحبان دیو روونو او زمونبر حلقہ کنب کار نہ کیری نو د ہغے پہ بارہ کنب نے خو خبرہ او نہ کرہ۔ مونبرہ خود دسترکت گورنمنٹ پہ بارہ کنب دومرہ خبرے کرہ ہم نہ دیو مرہ تفصیل سرہ چہ دوئی خبرے او کرہ۔ زمونبر جھگرہ چہ دہ ہغہ زمونبر دیو خپلو علاقو دیو ممبرانو صاحبانو پہ وجہ باندے دہ چہ یرہ زمونبر سرہ زیاتے کیری او دوئی دا ہم وائی چہ کسی ڈسٹرکٹ میں زیادتی نہیں ہوگی، ہر ڈسٹرکٹ ممبر کو صحیح طریقے سے نو دسترکت ممبرانو سرہ زیاتے بہ نہ وی اور ہم سے زیادتی ہو رہی ہے۔ اس کا تو وزیر صاحب نے ہمیں کوئی جواب نہیں دیا؟



جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ اے ڈی پی میں، جس طرح میں نے کہا ہے کہ آپ اس دن موجود نہیں تھے ہاؤس میں اور چیف منسٹر صاحب سے صحیح میری بات ہوئی ہے، وہ انشاء اللہ ڈویژنل لیول پر ایم پی ایز کی اے ڈی پی کے لئے Arrange کر رہے ہیں۔ جی، عبدالاکبر خان صاحب!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! میری ایک ریکویسٹ ہے کیونکہ اس پر کافی تفصیل سے سارے ممبران نے بات کی ہے۔ ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ تین سال کے لئے یہ پی۔ایف۔سی کی میٹنگ، مطلب یہ ہے کہ Resources کی Distribution وہ کر رہے ہیں تو کیا وزیر صاحب ہمیں Assurance دیں گے کہ Finalize کرنے سے پہلے وہ اس کو اسمبلی میں لے آئیں گے تاکہ اس پر ہم بحث کر سکیں اور پھر ان کو تجاوز دے سکیں؟

سید مظہر علی قاسم: جناب سپیکر! جناب سپیکر، ایک اور پوائنٹ۔

جناب سپیکر: جی ہاں۔

سید مظہر علی قاسم: بڑی مثبت تقریر کی جناب وزیر صاحب نے لیکن ایک پوائنٹ کا انہوں نے کہا کہ ڈسٹرکٹس کی جو Allocation ہو رہی ہے، وہاں سے آگے تحصیلوں کو وہ 30% دے رہے ہیں تو انکو شاید انفارمیشن نہیں ملی ہے کہ بہت سارے ڈسٹرکٹس سارے کے سارے پیسے خود خرچ کرتے ہیں اور تحصیلوں کو پیسے نہیں ملتے، آگے سے اس کی بھی kindly وضاحت کر دیں۔

ڈاکٹر سیمین محمود جان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر سیمین محمود جان: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے کہا کہ فیڈرل گورنمنٹ ہمیں فنڈز نہیں دے رہی ہے تو فیڈرل گورنمنٹ نے تو سارے ڈسٹرکٹس کے لئے فنڈز دیئے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ کسی بھی ڈسٹرکٹ کو وہ فنڈز نہیں مل رہے ہیں تو مرکزی حکومت تو آپ کو فنڈز دے رہی ہے لیکن وہ ڈسٹرکٹس کو نہیں پہنچ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں Concluding-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: جو عبدالاکبر خان نے نکتہ اٹھایا ہے وہ بہت اہم نکتہ ہے۔ ویسے بھی جو تجاویز آئی ہیں، میرے خیال میں منسٹر صاحب نے وہ Notes لئے ہیں، انشاء اللہ آئندہ میٹنگ میں لیکن پھر بھی بات یہ ہے کہ اگر وہ فیصلہ کریں تو۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! اس پر Informal میٹنگ تو ہو سکتی ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر لیکن جو Formal ہے، اس کے لئے ہمیں Recommendation کے بعد اس کو کیبنٹ میں پیش کرنا ہے۔ میں عبدالاکبر خان صاحب سے گزارش کروں گا یا کوئی اور ممبر اس سلسلے میں کوئی تجویز دینا چاہے تو وہ آپ کے چیئرمین میں آجائے، ہمیں تجاویز دے دیں لیکن اس کو اگر ہم دوبارہ بحث کے لئے، تو ایک نئی بحث شروع ہو جائیگی تو ہم بیٹھ کر اس پر جو بھی ان کی آراء ہیں ان کی روشنی میں کر لیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! دیکھیں یہ جو پراونشل فنانس کمیشن ہے، یہ تو ایک Legal authenticity کے تحت بنا ہے۔ میں تو، جو ایک Constitutional provision ہے نیشنل فنانس کمیشن کی، جو Resource distribution آپ کرتے ہیں وہی Resources پھر اس اسمبلی سے آپ پاس کرائینگے کیونکہ آپ ڈیمانڈز آف گرانٹ کی شکل میں اس اسمبلی میں لائیں گے۔ آپ جناب سپیکر، دیکھیں کہ Article 160(5) جو ہے کہ “The recommendations of the National Finance Commission, together with an explanatory memorandum as to the action taken thereon, shall be laid before both Houses and the Provincial Assemblies” جب ان کا وہ ادھر لاتے ہیں تو یہ ہمیں کیوں نہیں دکھاتے کیونکہ ووٹ کے لئے پھر ہمارے پاس لانا پڑے گا۔ جب آپ ڈیمانڈز آف گرانٹ کی شکل میں Allocable Fund یا Allocable form جو اس کو دیا ہے، جب ڈیمانڈز آف گرانٹ کی شکل میں لائینگے تو آپ ہمیں پہلے کیوں نہیں بتاتے کہ ہم اتنا دے رہے ہیں؟ کیونکہ تین سال تک آپ یہ ایوارڈ کریں گے ناجی۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی Section 120-D کی Sub-section (c)(2) ہے کہ جس کے اندر فنانس کمیشن کے بارے میں ہے کہ “The Finance Commission shall forward the provincial recommendations prepared under the section to the cabinet. We shall provide its views with in two

weeks, failing which the finance commission shall make its recommendations to the Governor”۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت کہیں بھی، یہاں پر معزز رکن بیٹھے ہوئے ہیں، کہیں سے بھی اگر یہ اس کارپوریشن لے کر آجائیں تو میں بالکل اسے دوبارہ اسمبلی میں پیش کرنے کو تیار ہوں لیکن میں ایک دفعہ پھر یہ کہتا ہوں کہ آپکی جو Recommendation ہیں، وہ ہم نے نوٹ کر لی ہیں اور اس کے اندر ہم صرف وہی فیصلہ کریں گے جو Indispensable ہو، جو ضروری ہو۔ ہم خواہ مخواہ اس طرح کا Decision نہیں کریں گے جو آپ کی آراء کے خلاف ہو لیکن اس کے اندر۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب، منسٹر صاحب نیچے پڑھیں، اس سے تھوڑا نیچے پڑھیں۔ آپ کو بھی ختم کیا گیا ہے۔ نیچے پڑھیں، کیبنٹ کے بعد پڑھیں۔

وزیر بلدیات: نہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں میرا مطلب یہ ہے کہ ادھر تو یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کیبنٹ Approve نہیں کریگی تو پھر گورنر Of its own کریں گے۔

وزیر بلدیات: نہیں، وہ اگر Within، اس کا Time limit ہے لیکن کیبنٹ کے سامنے پیش کریں گے۔ کیبنٹ کیوں نہیں کرے گی۔۔۔۔۔ (مداخلت)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس کا Stimulated period ہے اگر وہ نہ کرے تو پھر گورنر صاحب کے پاس اختیار ہے کہ وہ کیبنٹ کو بائی پاس کریں۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! اس سلسلے میں ذرا تھوڑی سی بات کرونگا۔ میں اسکو Defend نہیں کر رہا اور میں سمجھتا ہوں کہ بالکل یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں (تالیاں) ہمیں اس طرح کا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو بجٹ ہے، یہ واقعتاً سب کے مشورے سے ہونا چاہئے تھا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس، جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ یہ شیڈول 6<sup>th</sup> میں شامل ہے، اسکے اندر ترمیم کا اختیار ہمیں جو ہونا چاہئے تھا، Legislative body اور اسکو ہونا چاہئے تھا لیکن بد قسمتی سے نہیں ہے لیکن ہم نے تمام تقریباً اس کے اندر ترمیم کے لئے Recommendation تیار کر لی ہیں۔ ابھی نماز کا وقفہ بھی ہونا جاتا ہے،

میری نظر گھڑی پر بھی ہے لیکن اس سلسلے میں انشاء اللہ تعالیٰ ہم ترا میم صدر پاکستان کو چاروں صوبے مل کر، ہم تمام چاروں صوبے مل کر ترا میم وہاں پیش کر رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر ہے سر، پوائنٹ آف آرڈر۔  
جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: میں وزیر صاحب سے Agree کرتا ہوں کہ میں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں ترمیم کی بات نہیں کر رہا، میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے یہ بتادیں کہ کیا ادھر یہ Ban ہے کہ آپ صوبائی اسمبلی میں نہیں لائینگے؟ کب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں یہ Ban لگا ہوا ہے یا قدغن ہے کہ آپ صوبائی اسمبلی میں نہیں لاسکتے؟ اگر ہے تو پھر ٹھیک ہے ہم With draw کرتے ہیں لیکن اگر نہیں ہے تو پھر تو یہ ہمارا Right ہے۔

وزیر بلدیات: ہم جناب، آپ کے چیئرمین بیٹھ کر Consider کریں گے۔  
جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اجلاس کل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

---

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 30 مارچ 2004 کی صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)